

ترجمان اُسٹنہ کا ایک باب

الإمام المَدِي

تألیف

زُبُدة الْجَذِيرِ حَسْرَة مَوْلَانَا مُحَمَّد بَدْرُ الدِّينِ تَعْصِفْ بَضْلُ دِينِهِ
تمییز ارشاد امام الجذیر حضرۃ مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدۃ



مِكْتَبَةِ سَيِّدِ الْجَمَادِ شَفَّيْدَ
۱۰۔ الْكَرِيمِ مَارِكِيتِ، اردو بازار، لاہور

بِالْسَّمْعِ اَمُورُ اِلَّا مِنْ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْحَمْدُ عَلَىٰ مَنْ لَمْ يَنْبَغِي لَهُ عِوَادَةٌ

کوئی سال سے زادہ عمر میں ہر روز ہے کہ پاکستان کے عموم و خواص میں سنتہ نما امام المهدی
رضھوں اللہ علیہ وسلم کی ذمۃ اقدس مفتوقت امداد سے مومنوں کی قوتی بی بڑی ہے
”الامام المهدی“ کے بارے میں سنتہ نلامین ، اکابرین صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ وسلم
کہ پیشیدگی حضرت اخڑ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کسی مسلمان کے بیٹے جاؤں میں کو
اس میں تکالیر ہے ۔

نبیرہ المحدثین حضرت مولانا سید محمد بدر عالم حبیب الرحمن رحمۃ اللہ علیہ ارشد
خاتم المحدثین شیخ المحدثین دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد انور شاہ لکھنؤی نور اللہ عز وجلہ
ابنی شہرہ آفاق تالیف ”ترجمان الشستہ“ میں ”الامام المهدی“ کے عنوان سے
پورا ایک باب ہے ۔ حالت کے تتفقیت کے تحت اس کا اگلہ شانہ یہ
چاہئے ہے ۔ ”مکتبہ مسیہ احمد شہید ہر“ ناونچ مدت تحقیق ہے کہ اس نے اسکے
اشاعت کا اعلیام بنا ہے ۔

احمد بن حنبل المکتبی

۱۱ جنوری ۱۹۷۴ء

احمد بن حنبل

ترجمان السنہ کا ایک باب

الامام المهدی

زبدۃ المحدثین حضرت
مولانا بر عالم میرٹھی مہاجر مدینی قدس سرہ
استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند و ریق ندوۃ المصطفیین دہلی

ناشر

مُنْكَبَرَ سَيِّدُ الْجَمَلِ شَهِیدُ اللّٰہِ

۱۰۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور فون: ۰۴۲۸۲۷۷

الاٰمام المٰهدي

حضرت امام مٰهدي کي احاديٰث مطالعہ فرمانے سے قبل ان کا مختصر تذکرہ معلوم کر لینا ضروری ہے۔ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:

حضرت امام مٰهدي کا نام و نسب اور ان کا حلیہ شریفہ

حضرت امام مٰهدي سید اور اولاد فاطمہ زہرا " میں سے ہیں۔ آپ کا قدو قامت قدرے لانبا، بدن چست، رنگ کھلا ہوا اور چہرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے مشابہ ہوگا۔ نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے۔ آپ کا اسم شریف محمد والد کا نام عبداللہ، والدہ صالحہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی جس کی وجہ سے تنگدل ہو کر کبھی کبھی ران پر ہاتھ ماریں گے۔ آپ کا علم لدنی (خداداد) ہوگا۔ سید بزرگی اپنے رسالہ الاشاعت میں تحریر کرتے ہیں کہ تلاش کے باوجود مجھ کو آپ کی والدہ کا نام روایات میں کہیں نہیں ملا۔

آپ کے ظہور سے قبل سفیانی کا خروج، شاہ روم اور مسلمانوں میں جنگ اور قسطنطینیہ کا فتح ہونا

آپ کے ظہور سے قبل ملک عرب و شام میں ابوسفیان [۱] کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو سادات کو قتل کرے گا۔ اس کا حکم ملک شام و مصر کے اطراف میں چلے گا۔ اس درمیان میں بادشاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ اور

۱) حسب بیان سید بزرگی یہ شخص خالد بن زیاد بن الی سفیان کی نسل سے ہوگا۔ امام ترمذی نے اپنے تذکرہ

دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنے والا فریق قسطنطینیہ پر قبضہ کر لے گا۔ بادشاہ روم دارالخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں پہنچ جائے گا اور عیسائیوں کے دوسرے فریق کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خوزیرز جنگ کے بعد فریق مخالف پر فتح پائے گی۔ دشمن کی تخلیست کے بعد موافق فریق میں سے ایک شخص نعروں لگائے گا کہ صلیب غالب ہو گئی اور اسی کے نام سے یہ فتح ہوئی، یہ سن کر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مار پھیٹ کرے گا اور کہے گا نہیں دین اسلام غالب ہوا اور اسی کی وجہ سے یہ فتح نصیب ہوئی۔ یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لئے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنکی شروع ہو جائے گی۔

بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا۔ عیسائی ملک شام پر قبضہ کر لیں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائے گی، باقی مسلمان مدینہ منورہ پر آئیں گے، عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہے) پھیل جائے گی۔ اس وقت مسلمان اس فکر میں ہوں گے کہ امام مہدی کو تلاش کرنا چاہئے، تاکہ ان کے ذریعہ سے یہ مصیبتوں دور ہوں۔ اور دشمن کے پنجے سے نجات ملے۔

امام مہدی کی تلاش اور ان سے بیعت کرنا

حضرت امام مہدی اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرماء ہوں گے مگر اس

میں اس کا نام عروۃ تحریر فرمایا ہے۔ سید بزرگی نے اپنے سالا الائاشاعت میں اس کا حلیہ اور اس کے دور کی پوری تاریخ تحریر فرمائی ہے مگر اس کا اکثر حصہ موقوف روایات سے ماخوذ ہے اسی لئے ہم نے شاہ صاحبؒ کے رسالہ سے اس کا مختصر تذکرہ تقلیل کیا ہے۔ امام قطبیؒ۔ زہبیؒ نام امام مہدی کے دور کی پوری تاریخ تقلیل فرمائی ہے۔ تذکرہ قطبیؒ کو اس وقت دستیاب نہیں مگر اس کا تقریب موندہ امام شیرازیؒ عالم پوری تاریخ تقلیل کی طلاقظ ہے۔ سید بزرگی کے رسالہ میں امام مہدی کے زمانہ کے مفصل اور مرتب تاریخ کے ہدایہ اس پاپ کی مختصر حدیثوں میں صحیح تقطیق کی پوری کوشش کی گئی ہے لیکن چونکہ اس باب کی اکثر روایات ضعیف تھیں اس لئے ہم نے ان کے درمیان تقطیق تقلیل کرنے کی چند اس اہمیت محسوس نہیں کی۔

ذر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کی انجام دہی کی تکلیف دیں، مکہ معظمه چلے جائیں گے۔ اس زمانے کے اولیائے کرام اور ابدالی عظام آپ کو تلاش کریں گے۔ بعض آدمی مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے بھی کریں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور آپ کو مجبور کر کے آپ سے بیعت کر لے گی۔ اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگ چکے گا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی۔ ”هَذَا أَخْلِيَّةُ اللَّهِ الْمَهْدِيِّ فَاسْتَمِعُوا إِلَهٌ وَأَطِيعُوا“ اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام نہیں گے۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظمه چلی آئیں گی۔ شام و عراق اور یمن کے اولیائے کرام اور ابدالی عظام آپ کی صحبت میں اور ملک عرب کے لاتعداد لوگ آپ کے لشکر میں داخل ہو جائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں محفوظ ہے (جس کو ”رثاج الکعبہ“ کہتے ہیں)۔

خراسانی سردار کا امام مہدی کی اعانت کے لئے فوج روانہ کرنا اور سفیانی کے لشکر کا ہلاک و تباہ ہو جانا

اس کو خزانہ کو نکال کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے۔ جب یہ خبر اسلامی دنیا میں پھیلے گی تو خراسان سے ایک شخص ایک بہت بڑی فوج لے کر آپ کی مدد کے لئے روانہ ہوگا جو راستہ میں بہت سے عیسائیوں اور بد دینوں کا صفائیا کر دے گا۔ اس لشکر کے مقدمۃ الحجیش کی کمان منصور نای ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی۔ وہ سفیانی (جس کا ذکر اوپر گذر چکا) اہل بیت کا دشمن ہوگا اس کی نہیں قوم بنو کلب ہوگی۔ حضرت امام

مہدی کے مقابلہ کے واسطے اپنی فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اسی جگہ اس فوج کے نیک و بد سب کے سب ڈھنس جائیں گے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہوگا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچپن گے ایک حضرت امام مہدی کو اس واقعہ کی اطلاع دے گا اور دوسراسفیانی کو۔ عرب کی فوجوں کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوج کثیر لے کر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے شام میں جمع ہو جائیں گے۔

عیسائیوں کا مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے اجتماع اور امام مہدی کے ساتھ خوزریز جنگ اور آخر میں امام مہدی کی فتح مبین ان کی فوج کے اس وقت ستر جہنڈے ہوں گے۔ اور ہر جہنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار سپاہ ہوگی (جس کی کل تعداد ۸۲۰۰۰۰ ہوگی) حضرت امام مہدی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت سے مشرف ہو کر شام کی جانب روانہ ہو جائیں گے۔ دمشق کے پاس آ کر عیسائیوں کی فوج سے مقابلہ ہوگا۔ اس وقت حضرت امام مہدی کی فوج کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ تونصاری کے خوف سے بھاگ جائے گا۔ خداوند کریم ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائے گا۔ باقی فوج میں سے کچھ تو شہید ہو کر بدر واحد کے شہداء کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ بتوفیق ایزدی فتح یا ب ہو کر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پالیں گے۔ حضرت امام مہدی دوسرے روز پھر تونصاری کے مقابلہ کے لئے نکلیں گے اس روز مسلمانوں کی ایک جماعت یہ عہد کر کے نکلے گی کہ یا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا اور اس وقت کی نماز امام مہدی کی امامت میں ادا کرنا

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر جلوہ افروز ہو کر آواز دیں گے کہ سیرمی لے آؤ پس سیرمی حاضر کر دی جائے گی۔ آپ اس کے ذریعہ سے تازل ہو کر امام مہدی سے ملاقات فرمائیں گے۔ امام مہدی نہایت توضیع و خوش غلبی سے آپ ساتھ پیش آئیں گے اور فرمائیں گے یا نبی اللہ امامت سمجھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو کیونکہ تمہارے بعض بعض کیلئے امام ہیں اور یہ عزت اسی امت کو خدا نے دی ہے پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اقتدار کریں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے کہ یا نبی اللہ اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔ وہ فرمائیں گے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہے گا۔ میں تو صرف قتل دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔

امام مہدی کے عہد خلافت کی خوشحالی اور اس کی مدت اور ان کی وفات

تمام زمین حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عدل و انصاف سے (بھر جائے گی) منور و روشن ہو جائے گی۔ ظلم و بے انصافی کی تیخ کنی ہو گی۔ تمام لوگ عبادت و اطاعت الہی میں سرگرمی سے مشغول ہوں گے۔ آپ کی خلافت کی میعاد سات یا آٹھ یا نو سال ہو گی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنے اور ملک

کے انتظام میں۔ آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ دجال میں اور نوام سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۲۹ سال کی ہوگی۔

بعد ازاں امام مهدی علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر فن فرمائیں گے اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائیں گے [۱]۔

(رسالہ علمات قیامت مؤلفہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قدس سرہ)

[۱] اس موقع پر یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ شاہ صاحب موصوف نے یہ تمام سرگذشت گو حدیثوں کی روشنی میں مرجب فرمائی ہے جیسا کہ احادیث کے مطابعہ سے واضح ہے مگر واقعات کی ترتیب اور بعض جگہ ان کی تعین یہ دونوں باتیں خود حضرت موصوف ہی کی جانب سے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حدیث و قرآن میں جو قصص و واقعات بیان کئے گئے ہیں خواہ وہ گذشت زمانے سے مختلف ہوں یا آئندہ سے ان کا اسلوب بیان تاریخی کتابوں کا سائبین بلکہ صب متناسب مقام ان کا ایک ایک مکار متفرق طور پر ذکر میں آگیا ہے پھر جب ان سب مکاروں کو جوڑا جاتا ہے تو بعض مقامات پر کبھی اس کی کوئی درمیانی کوئی نہیں ملتی۔ کہیں ان کی ترتیب میں شک و شبہ رہ جاتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر بعض خام طبائع تو اصل واقعہ کے ثبوت ہی سے دست بردار ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ غور یہ کرنا چاہئے کہ جب قرآن و حدیث کا اسلوب بیان ہی وہ نہیں جو آج ہماری تصنیف کا ہے تو پھر حدیثوں میں اس کو تلاش ہی کیوں کیا جائے؟ نیز جب ان متفرق مکاروں کی ترتیب صاحب شریعت نے خود بیان ہی نہیں فرمائی تو اس کو صاحب شریعت کے سرکیوں رکھ دیا جائے۔ لہذا اگر اپنی جانب سے کوئی ترتیب قائم کر لی گئی ہے تو اس پر جزم کیوں کیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ جو ترتیب ہم نے اپنے ذہن سے قائم کی ہے حقیقت اس کے خلاف ہو۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے امور ہیں جو قرآنی اور حدیثی قصص میں تقدیر نظر آتے ہیں۔ اس لئے یہاں جو قدم اپنے رائے سے اٹھایا جائے اس کو کتاب و سنت کے سرکھ دینا ایک خطرناک اقدام ہے اور اس ابہام کی وجہ سے اصل واقعہ ہی کا انکار کر ڈالنا یا اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ واقعات کی پوری تفصیل اور اس کے اجزاء کی پوری پوری پوری ترتیب بیان کرنی رسول کا وظیفہ نہیں۔ یہ ایک سوراخ کا وظیفہ ہے۔ رسول آئندہ واقعات کی صرف بقدر ضرورت اطلاع دیتی ہے پھر جب ان کے ظہور کا وقت آتا ہے تو وہ خود اپنی تفصیل لے ساتھ آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں اور اس وقت یہ ایک کرشمہ معلوم ہوتا ہے کہ اتنے بڑے واقعات کے لئے

یہاں جب آپ اس خاص تاریخ سے علیحدہ ہو کر نفس مسئلہ کی حیثیت سے احادیث پر نظر کریں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ امام مهدی کا تذکرہ سلف سے لے کر محدثین کے دور تک بڑی اہمیت کے ساتھ ہمیشہ ہوتا رہا ہے حتیٰ کہ امام ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ وغیرہ نے امام مهدی کے عنوان سے ایک ایک باب ہی علیحدہ قائم کر دیا

جتنی اطلاع حدیثوں میں آچکی تھی۔ وہ بہت کافی تھی اور قبل از وقت اس سے زیادہ تفصیلات دیا گوں کے لئے بالکل غیر ضروری بلکہ شاید اور زیادہ الجھاؤ کا موجب تھیں۔ علاوه ازین جس کو ازال سے ابد تک کا علم ہے وہ یہ خوب جانتا تھا کہ امت میں دین روایت اور انسانیت کے ذریعہ پہلی گا۔ اور اس تقدیر پر راویوں کے اختلافات سے روایتوں کا اختلاف بھی لازم ہو گا۔ پس اگر غیر ضروری تفصیلات کو بیان کر دیا جاتا تو یقیناً ان میں بھی اختلاف پیدا ہونے کا امکان تھا۔ اور ہو سکتا تھا کہ امت اس اجمالی خبر سے جتنا فائدہ اٹھا سکتی تھی۔ تفصیلات بیان کرنے سے وہ بھی فوت ہو جاتا۔ لہذا امام مهدی کی حدیثوں کے سلسلہ میں نہ تو گھوشتی کی پوری تاریخ معلوم کرنے کی سی کرنی صحیح ہے اور نہ صحت کے ساتھ مقول شدہ منتشر نکلوں میں جزم کے ساتھ ترتیب دینی صحیح ہے اور نہ اس وجہ سے اصل پیشگوئی ہو جائے اور پیدا کرنا علم کی بات ہے۔ یہاں جملہ پیشگوئیوں میں صحیح راہ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ جتنی بات حدیثوں میں صحت کے ساتھ آچکی ہے اس کو اسی حد تک تسلیم کر لیا جائے اور زیادہ تفصیلات کے درپے نہ ہوا جائے اور اگر مختلف حدیثوں میں کوئی ترتیب اپنے ذہن سے قائم کر لی گئی ہے تو اس کو حد-شی بیان کی حیثیت ہرگز نہ دی جائے۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی حدیثیں مختلف اوقات میں مختلف صحابہ سے روایت ہوئی ہیں اور ہر جملہ میں آپ نے اس وقت کے مناسب اور سب ضرورت تفصیل بیان فرمائی ہیں۔ یہاں یہ امر بھی یقین نہیں کہ ان تفصیلات کے برآ راست سننے والوں کو ان سب کا علم حاصل ہو، بہت ممکن ہے کہ جس صحابی نے امام مهدی کی پیشگوئی کا ایک حصہ ایک جملہ میں سنा ہو اس کو اس کے درسرے حصے کو سننے کی نوبت ہی نہ آئی ہو جو دوسرے صحابی نے دوسری جملہ میں سنا ہے اور اس لئے یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ واقعہ کے الفاظ بیان کرنے میں ان تفصیلات کی کوئی رعایت نہ کرے جو دوسرے صحابی کے بیان میں موجود ہے یہاں بعد کی آنے والی امت کے سامنے چونکہ یہ ہر دو بیانات موجود ہوتے ہیں، اس لئے یہ فرض اس کا ہے کہ اگر وہ ان تفصیلات میں کوئی لفظی بے ارتباطی دیکھتی ہے تو اپنی جانب سے کوئی تطبیق کی راہ نکال لے اس لئے بسا اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ یہ تو جہات راویوں کے بیانات پر پوری پوری راست نہیں آتیں۔ اب راویوں کے الفاظ کی یہ کشاکش اور تاویلات کی ناساز گاری کا یہ رنگ دیکھ کر بعض دماغ اس طرف چلے جاتے ہیں کہ ان تمام دثاریوں کے تسلیم کر لینے کے بجائے اصل واقعہ کا ہی انکار کر دیا آسان ہے۔ اگر

ہے۔ ان کے علاوہ وہ ائمہ حدیث جنہوں نے امام مہدی کے متعلق حدیثیں اپنی اپنی مولفات میں ذکر کی ہیں ان میں سے چند کے اسمائے مبارک حسب ذیل ہیں: امام احمد، البزار، ابن ابی شیبہ، الحاکم، الطبرانی، ابو یعلی موصی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ۔ جن مصحابہ کرامہ سے اس باب میں روایتیں ذکر کی گئی ہیں۔ ان کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرت علی، ابن عباس، ابن عمر، طلحہ، عبد اللہ بن مسعود، ابو ہریرہ، انس، ابو سعید، امام حبیبہ، امام سلمہ، ثوبان، قرقہ بن ایاس، علی الہلائی، عبد اللہ ابن الحارث، بن خزنة رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

شارع عقیدہ سفارینی نے امام مہدی کی تشریف آوری کے متعلق معنوی تو اتر کا دعویٰ کیا ہے اور اس کو اہل سنت والجماعۃ کے عقائد میں شمار کیا ہے وہ تحریر فرماتے ہیں:-

”کہ امام مہدی کے خروج کی روایتیں اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اس کو معنوی تو اتر کی حد تک کہا جاسکتا ہے، اور یہ بات علمائے اہل سنت کے درمیان اس درجہ مشہور ہے کہ اہل سنت کے عقائد میں ایک عقیدے کی حیثیت سے شمار کی گئی ہے۔ ابو نعیم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی وغیرہم نے مصحابہ و تابعین سے اس باب میں متعدد روایتیں بیان کی ہیں جن کے مجموعے

کاش وہ اس پر بھی نظر کر لیتے کہ یہ تاویلات خود صاحب شریعت کی جانب سے نہیں بلکہ واقعہ کے خود راویوں کی جانب سے بھی نہیں یہ صرف ان داغوں کی کاوش ہے جن کے سامنے اصل واقعہ کے وہ سب متفرق مکلوی جمع ہو کر آگئے ہیں جن کو مختلف صحابہ نے مختلف زمانوں میں روایت کیا ہے اور اس لیے ہر ایک نے اپنے الفاظ میں دوسرے کی تقبیر کی کوئی رعایت نہیں کی اور نہ وہ کرستا مقام تو پھر نہ تو ان پر راویوں کے الفاظ کی اس بے ارجاطی کا کوئی اثر پڑتا اور نہ ایک ثابت شدہ واقعہ کا انکار صرف اتنی ہی بات پر ان کو آسان نظر آتا۔

سے امام مهدی کی آمد کا قطعی یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ امام مهدی کی تشریف آوری پر حسب بیان علماء اور حسب عقائد اہل سنت والجماعت یقین کرنا ضروری ہے۔

(شرح عقیدہ السفاری ۸۰۷۹)

اسی طرح حافظ سیوطی نے بھی یہاں تواتر معنوی کا دعویٰ کیا ہے۔ قاضی شوکانی نے اس سلسلہ کی جو حدیثیں جمع کی ہیں ان میں مرفوع حدیثوں کی تعداد پچاس اور آثار کی اٹھائیں تک پہنچتی ہے۔ شیخ علی متقی نے بھی منتخب کنز العمال میں اس کا بہت مواد جمع کر دیا ہے۔ حافظ ابن تیمیہ منہاج السنہ میں اور حافظ ذہبی مختصر منہاج السنہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

یعنی جن حدیثوں سے امام مهدی کے خروج پر استدلال کیا گیا ہے۔ وہ صحیح ہیں۔ ان کو امام احمد امام ابو داؤد، اور امام ترمذی نے روایت فرمایا ہے۔

الا حادیث الشی تتحج بها على
خروج المهدی صحاح رواها
احمد وابوداود والترمذی منها
حدیث ابن مسعود وام سلمة وابی
سعید وعلی . (مختصر منہاج ۵۳۳)

یہ امر بھی واضح رہنا چاہیے کہ صحیح مسلم کی احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آخری زمانے میں مسلمانوں کا ایک خلیفہ ہوگا جس کے زمانے میں غیر معمولی برکات ظاہر ہوں گے، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل پیدا ہوگا، دجال اسی کے عہد میں ظاہر ہوگا، مگر اس کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک سے ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے تشریف لائیں گے تو وہ خلیفہ نماز کے لئے مصلی پر آپ کا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر وہ مصلی چھوڑ کر پیچھے ہٹے گا مگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے فرمائیں گے چونکہ آپ مصلی پر جا چکے ہیں اس لئے اب

اماًت آپ ہی کا حق ہے اور یہ اس امت کی ایک بزرگی ہے لہذا یہ نماز تو آپ انہی کی اقتدا میں ادا فرمائیں گے۔

یہ تمام صفات ان صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں جن میں محدثین کو کوئی کلام نہیں۔ اب گفتگو ہے تو صرف اتنی بات میں ہے کہ یہ خلیفہ کیا امام مهدی ہیں یا کوئی اور دوسرا خلیفہ دوسرے نمبر کی حدیثوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ یہ خلیفہ امام مهدی ہوں گے۔ ہمارے نزدیک صحیح مسلم کی حدیثوں میں جب اس خلیفہ کا تذکرہ آچکا ہے تو پھر دوسرے نمبر کی حدیثوں میں جب وہی تفصیلات اس کے نام کے ساتھ ذکر ہیں تو ان کو بھی صحیح مسلم ہی کی حدیثوں کے حکم میں سمجھنا چاہئے۔ اس لئے اب اگر یہ کہہ دیا جائے کہ امام مهدی کا ثبوت خود صحیح مسلم میں موجود ہے تو اس کی گنجائش ہے۔ مثلاً جب صحیح مسلم میں موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو اس وقت مسلمانوں کا ایک امیر امامت کے لئے مصلیٰ پر آچکا ہوگا تو اب جن حدیثوں میں اس خلیفہ کا نام امام مهدی بتایا گیا ہے، یقیناً وہ اسی مجہم خلیفہ کا بیان کہا جائے گا، یا مثلاً صحیح مسلم میں ہے کہ آخر زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو بے حساب مال تقسیم کرے گا اب اگر دوسری حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مال کی یہ داد و دہش امام مهدی کے زمانے میں ہوگی تو صحیح مسلم کی اس حدیث کا مصدق امام مهدی کو قرار دینا بالکل بجا ہوگا۔ اسی طرح جنگ کے جو واقعات صحیح مسلم میں ابھام کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں اگر دوسری حدیثوں میں وہی واقعات امام مهدی کے زمانے میں ثابت ہوتے ہیں تو یہ کہنا بالکل قرین قیاس ہوگا کہ صحیح مسلم میں جنگ کے جو واقعات ذکر ہیں وہ امام مهدی ہی کے دور کے واقعات ہیں۔ غالباً ان ہی وجوہات کی بنا پر محدثین نے بعض مجہم حدیثوں کو امام مهدی ہی کے حق میں سمجھا ہے اور اسی باب میں ان کو ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ امام ابو داؤد نے بارہ خلفاء کی حدیث کو امام مهدی کے باب میں ذکر فرمایا کہ اس طرف

اشارہ کیا ہے کہ وہ بارہواں خلیفہ یہی امام مهدی ہیں۔

اب سب سے پہلے آپ ذیل کی حدیثیں پڑھئے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ امام مهدی کی آمد کی صحابہ و تابعین کے درمیان کس درجہ شہرت تھی اس کے بعد پھر مرفوع حدیثوں پر نظر ڈالنے تو بشرط اعتدال و انصاف آپ کو یقین ہو جائے گا کہ امام مهدی کی آمد کا مسئلہ پیشک ایک مسلم عقیدہ رہا ہے البتہ روافض نے جو اور بے تکی باتیں اس میں اپنی جانب سے شامل کر لی ہیں تو ان کا نہ تو کوئی ثبوت نقش میں ملتا ہے نہ عقل ان کو باور کر سکتی ہے صرف ان کی تردید میں کسی ثابت شدہ مسئلہ کا انکار کر دینا یہ کوئی صحیح طریقہ نہیں ہے۔

حکیم بن سعد کہتے ہیں کہ جب سلیمان خلیفہ بنے اور انہوں نے عمه عمه خدمات انجام دیں تو میں نے ابو بیکر سے کہا وہ مهدی یہی ہیں جن کی شهرت ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں

(۱) عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ؛ قَالَ لَمَّا قَامَ سُلَيْمَانُ فَأَظَهَرَ أَظْهَرَ قُلْتُ لَا يَبْصُرُ يَحْيَى هَذَا الْمَهْدُى الَّذِي يُذْكُرُ قَالَ لَا.

(آخر جهہ ابن ابی شیبہ العاوی ۸۰/۲)

ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا جو لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ مهدی تین ہوں گے۔ مهدی خیر یہ تو عمر بن عبد العزیز ہیں۔ مهدی دوم یہ وہ شخص ہے جس کے زمانے میں خوزیزی ختم ہو جائے گی۔ مهدی تین یہ عیسیٰ بن مریم ہیں، ان کے زمانے میں

(۲) عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ قَوْمًا فَقَالَ الْمَهْدِيُونَ تَلَاهُ مَهْدُى الْخَيْرِ عُمَرُ أَبْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَهْدُى الدُّمِ وَهُوَ الَّذِي تَسْكُنُ عَلَى مَالِدِمَاءِ وَمَهْدُى الَّذِينَ عِيسَى أَبْنُ مَرْيَمَ تُسْلِمُ أَمْتَهُ فِي زَمَانِهِ

نصاریٰ بھی اسلام قبول کر لیں گے۔
کعب بیان کرتے ہیں کہ مہدی خیر کا
ظهور، سفیانی کے ظہور کے بعد ہو گا۔

ابن عمرؓ نے ابن حنفیہ سے کہا مہدی
کا لقب ایسا ہے جیسا کسی نیک آدمی کو
”رجل صالح“ کہہ دیں (اس لحاظ
سے مہدی کا اطلاق متعدد اشخاص پر
ہو سکتا ہے)۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مہدی کا ظہور
اس وقت ہو گا جب لوگ مایوس ہو کر
یہ کہیں گے کہ اب مہدی کیا آئے گا؟

کعب کہتے ہیں کہ میں نے انبیاء علیہم
السلام کی کتابوں میں مہدی کی یہ
صفت دیکھی ہے کہ اس کے عمل میں
نہ ظلم ہو گا نہ عیوب۔

مطر کے سامنے عمر بن عبد العزیز کا ذکر
آیا تو انہوں نے کہا ہم کو معلوم ہوا
ہے کہ مہدی آ کر ایسے ایسے کام کریں

کذا فی الحاوی ۲/۸۷ وَفِيهِ عَنْ
كَعْبَ قَالَ مَهْدِيُّ الْخَيْرِ يَخْرُجُ
بَعْدَ السُّفِيَّانِ .

(۳) عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لابن
الحنفية المهدى الذى يقولون
كما يقول الرجل الصالح إذا
كان الرجل صالحًا قيل له
المهدى.

(۴) عن ابن عباس قال يبعث
المهدى بعده أيام حتى يقول الناس
لامهدى. كذا في الحاوي ۲/۶

(۵) عن كعب قال إنما أجد
المهدى مكتوبًا في أسفار
الأنبياء ما في عمليه ظلم ولا غيبة
(الحاوي ۲/۷)

(۶) عن مطر رضي الله عنه ذكر عنده عمر
بن عبد العزير فقال بلغنا أن
المهدى يضع شيئاً لم يضعه

گے جو عمر بن عبد العزیز سے نہیں ہو سکے۔ ہم نے پوچھا وہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس ایک شخص آ کر سوال کرے گا وہ کہیں گے بیت المال میں جا اور جتنا چاہے مال لے لے، وہ اندر جائے گا اور جب باہر آئے گا تو دیکھے گا کہ سب لوگ نیت سیر ہیں تو اس کو شرم آئے گی اور یہ لوث کر کہے گا کہ جو مال آپ نے دیا تھا وہ آپ لے بجھے تو وہ فرمائیں گے ہم دینے کے لئے ہیں لینے کے لئے نہیں۔

ابراهیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے پوچھا کیا عمر بن عبد العزیز وہی مهدی ہیں؟ انہوں نے کہا ایک مهدی وہ بھی ہیں لیکن وہ خاص مهدی نہیں ان کے دور کا سا کامل انصاف ان کے دور میں کہاں ہے؟

ابو جعفر فرماتے ہیں کہ لوگ میرے متعلق یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ مهدی میں ہوں حالانکہ مجھے ان کے دعوؤں سے اپنا مر جانا نزدیک تر نظر آتا ہے

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَلَّا مَا هُوَ؟
قَالَ يَا أَتَيْتِهِ رَجُلًا فَيَسَأَلُهُ فَيَقُولُ:
أَذْخُلْ بَيْتَ الْمَالِ فَخُذْ فِي دُخْلٍ
وَيَخْرُجْ وَيَرَى النَّاسَ شَهَادَةً
فَيَنْدَمْ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ خَدْمًا
أَعْطَيْتَنِي فِيَابِي وَيَقُولُ إِنَا نُعْطِي
وَلَا نَاخِذُ.

(الحاوی ۲/۷۷)

(۷) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيسَرَةَ قَالَ
قُلْتُ لِطَاؤِسٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
هُوَ الْمَهْدِيُّ؟ قَالَ هُوَ الْمَهْدِيُّ
وَلَيْسَ بِهِ إِنَّهُ لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْعَدْلَ
كُلَّهُ أَخْرَجَهُ أَبُونُعِيمَ فِي الْحِيلَةِ
(الحاوی ۲/۸۰)

(۸) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: يَرْغُمُونَ
إِنِّي أَنَا الْمَهْدِيُّ وَإِنِّي إِلَى أَجْلٍ
أَذْنِي مِنِّي إِلَى مَا يَدْعُونَ . اخرجه
الصحابي في أماليه الحاوی (۲/۸۰)

سلمه بن زفر بیان کرتے کہ ایک دن
حدیفہ کے سامنے کسی نے کہا کہ
مہدی ظاہر ہو چکے ہیں۔ انہوں نے
فرمایا اگر ایسا ہے جب کہ نبی کریم
علیہ السلام کے صحابہ تمہارے درمیان موجود
ہیں تو تم نے بڑی فلاح پائی۔ یاد رکھو
کہ وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب
کہ معاشر کی وجہ سے کوئی غائب
شخص لوگوں کو ان سے پیارا معلوم نہ
ہوگا۔ (یعنی ان کا شدید انتظار ہوگا)

(۹) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ زُفْرٍ قَالَ قَيْلَ
يَوْمًا عِنْدَ حَذِيفَةَ قَدْ خَرَجَ
الْمَهْدِيُّ قَالَ لَقَدْ أَلْلَخْتُمْ إِنَّ
خَرَجَ وَأَصْحَابُ مُحَمَّدٍ بَيْنَكُمْ
إِنَّهُ لَا يَخْرُجُ حَتَّى لَا يَكُونُ غَابِتٌ
أَحَبُّ إِلَى النَّاسِ مِنْهُ مِمْلِيلُقُونَ
مِنَ الشَّرِّ أَخْرَجَهُ الدَّانِي فِي سَنَةِ
الحاوی (۸۱/۲)

ان آثار کی روشنی میں لامہدی الا عیسیٰ کی شرح بھی بخوبی ہو سکتی ہے بشرطیکہ
اپنے مجذوبی کی اس حدیث کو کسی درجہ میں صحن تسلیم کر لیا جائے۔
رب العالمین کی یہ عجیب حکمت ہے کہ جب کسی اہم شخصیت کے متعلق کوئی
پیشگوئی کی گئی ہے تو اس کی اس آزمائشی زمین پر ہمیشہ اس نام کے کاذب مدئی چاروں
طرف سے پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں اور اس طرح ایک سیدھی بات آزمائشی منزل
بن کر رہ گئی ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صریح سے صریح الفاظ میں
پیشگوئی کی گئی جس میں کسی دوسرے شخص کی آمد کا کوئی اختال ہی نہیں ہو سکتا تھا اس
کے باوجود نہ معلوم کتنے مدی میسیحیت پیدا ہو گئے آخر یہ ایک سیدھی پیشگوئی ایک معہ
بن کر رہ گئی۔ اسی طرح جب حضرت امام مہدی کے حق میں پیشگوئی کی گئی تو گزشتہ
زمانے میں یہاں بھی بہت سے اشخاص مہدویت کے مدئی پیدا ہو گئے چنانچہ محمد بن
عبداللہ یہ نفس الزکیہ کے لقب سے مشہور تھا۔ اسی طرح محمد بن مرتوت، عبیداللہ بن

میون قداح، محمد جو پوری وغیرہ نے اپنے اپنے زمانے میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ شیخ سید بزرگی لکھتے ہیں کسان کے زمانے میں مقام ازبک میں بھی ایک شخص نے مہدویت کا دعویٰ کیا۔ سید موصوف نے ایک اور کردی شخص کے متعلق بھی لکھا ہے کہ عقر کے پھاڑوں میں اس نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان سب اشخاص کے واقعات تاریخ میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں اور وہ تمام مصائب و آلام بھی مذکور ہیں جو ان بدجتوں کے ہاتھوں مسلمانوں پر توڑے گئے تھے۔

رافضی جماعت کا تو مستقل یہ ایک عقیدہ ہی ہے کہ محمد بن حسن عسکری مہدی موعود ہے ان کے خیالات کے مطابق وہ اپنے طفویلت کے زمانے ہی سے لوگوں کی نظروں سے غائب ہو کر کسی مخفی غار میں پوشیدہ ہیں اور یہ جماعت آج تک انہی کے ظہور کی منتظر ہے اور مصیبتوں میں انہی کو پکارتی پھرتی ہے۔ ان مفترین کی تاریخ اور روافض کی اس وہم پرستی اور بے بنیاد عقیدہ کی وجہ سے بعض اہل علم کے ذہن اس طرف منتقل ہو گئے کہ اگر علمی لحاظ سے مہدی کے وجود ہی کا انکار کر دیا جائے تو اس تمام بحث و جدل سے امت مسلمہ کی جان چھوٹ جائے اور روزمرہ نئی نئی آزمائشوں کا اس کو مقابلہ نہ کرنا پڑے چنانچہ ابن خلدون مؤرخ نے اسی پر پورا ذور صرف کیا ہے اور چونکہ تاریخی اور تحقیقی لحاظ سے علمی طبقہ میں اس کو اونچا مقام حاصل ہے۔ اس لئے اس قسم کے مراجعوں کے لئے اس کا انکار کرنا اور تقویت کا باعث بن گیا پھر بعد میں اسی کے اعتقاد پر اس مسئلہ کا انکار چلتا رہا ہے۔ محمد شین علامہ نے ہمیشہ اس انکار کو تسلیم نہیں کیا اور خود مورخ موصوف کے زمانے میں بھی اس پیشگوئی کے اثبات پر تالیفات کی گئیں جن میں سے اس وقت ”ابراز الوهم المکنون من کلام ابن خلدون“ کا نام ہمارے علم میں بھی ہے مگر یہ رسالہ ہم کو دستیاب نہیں ہو سکا۔ امام قرطبی، شیخ جلال الدین سیوطی، سید بزرگی، شیخ علی مقتی، علامہ شوکانی، نواب صدیق حسن خاں شارح

عقیدہ سفاریٰ کی تصنیفات ہماری نظر سے بھی گذری ہیں ان کے مؤلفات کے علاوہ بھی اس موضوع پر بہت سے رسائل لکھے گئے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ جب کسی خاص ماحول کی وجہ سے وضع حدیث کے دواعی پیدا ہو گئے ہیں تو اس دور کی حدیثوں پر محدثین کی نظریں بھی ہمیشہ سخت ہو گئی ہیں اور اس لئے بعض صحیح حدیثیں بھی مشتبہ ہو گئیں جیسا کہ بنی امية کے دور میں فضائل الہ بیت کی بہت سی حدیثیں مشتبہ ہو گئی تھیں پھر جب محدثین نے ان کو چھانٹا شروع کیا تو بعض متشد و نظروں میں اچھی خاصی حدیثیں بھی اس کے پیش میں آگئیں۔ آخر جب اس فضائے ہبت کر علماء نے دوبارہ اس پر نظر ڈالی تو انہوں نے بہت سی ساقط شدہ حدیثوں میں کوئی سقم نہ پایا اور آخر ان کو قبول کیا۔ اسی طرح یہاں بھی چونکہ ایک فرقہ نے محمد بن حسن عسکری کے مهدی منتظر ہونے کا دعویٰ کر دیا تو پھر وہی وضع حدیث کے جذبات ابھرے اور جب علماء نے غلط ذخیرہ کو ذرا تشدید کے ساتھ الگ کرنے کا ارادہ کیا تو لازمی طور پر یہاں بھی کچھ حدیثیں اس کی زد میں آگئیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس باب کی صریح حدیثوں میں کوئی حدیث بھی صحیحین کی نہ تھی، گو صحت کے لئے صحیحین کی حدیث ہونا کسی کے نزدیک بھی شرط نہیں اس لئے محدثانہ ضابط کے مطابق نقد و تبرہ کو یہاں کچھ نہ کچھ وسعت مل گئی۔ لیکن یہ بات کچھ اسی باب کی حدیثوں ہی کے ساتھ خاص نہیں ہر کتاب پر شیخین کی کتابوں کے سوا جب صرف ضابط کی تنقید شروع کر دی جائے اور صرف راویوں پر جرح و تعدیل کو لے کر اس باب کے دیگر امور مہمہ کو نظر انداز کر ڈالا جائے تو پھر نقد کرنا کچھ مشکل نہیں رہتا۔ اس تشدید و افراط کا شرہ گو وقتی طور پر کچھ مفید ہو تو ہو لیکن دوسری طرف اس کا نقصان بھی ضرور ہوتا ہے اور وقتی فتنے ختم ہو جانے کے بعد آئندہ امت کی نظروں میں یہ اختلاف اچھی حدیثوں میں بھی شک و تردید کا موجب بن جاتا ہے۔ یہاں جب آپ خارجی

عوارض اور ماحول کے خاص حالات سے علیحدہ ہو کر نفس مسئلہ کی حیثیت سے اس موضوع کی احادیث پر نظر فرمائیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ امام مهدی کا تذکرہ سلف سے لے کر محدثین کے دور تک ہمیشہ بڑی اہمیت کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔

حقیق ابن خلدون کے کلام کو جہاں تک ہم نے سمجھا ہے اس کا خلاصہ تین باتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) جرح و تعدیل میں جرح کو ترجیح ہے (۲) امام مهدی کی کوئی حدیث صحیحین میں موجود نہیں (۳) اس باب کی جو صحیح حدیثیں ہیں ان میں امام مهدی کی تصریح نہیں۔

فن حدیث کے جانے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ تینوں باتیں کچھ وزن نہیں رکھتیں کیونکہ ہمیشہ اور ہر جرح کو ترجیح دینا یہ بالکل خلاف واقع ہے چنانچہ خود محقق موصوف کو جب اس کا تنبیہ ہوا کہ اس قاعدے کے تحت تو صحیحین کی حدیثیں بھی مجرور ہوئی جاتی ہیں تو اس کا جواب انہوں نے صرف یہ دے دیا ہے کہ یہ حدیثیں چونکہ علماء کے درمیان مسلم ہو چکی ہیں اس لئے وہ مجرور نہیں کہی جا سکتیں مگر سوال تو یہ ہے کہ جب قاعدہ یہ نہ ہرا تو پھر علماء کو وہ مسلم ہی کیوں ہوئیں؟

رہا امام مهدی کی حدیثوں کا صحیحین میں مذکور نہ ہونا تو یہ اہل فن کے نزدیک کوئی جرح نہیں ہے خود ان ہی حضرات کا اقرار ہے کہ انہوں نے جتنی صحیح حدیثیں ہیں وہ سب کی سب اپنی کتابوں میں درج نہیں کیں اس لئے بعد میں ہمیشہ محدثین نے متد رکات لکھی ہیں۔ اب رہی تیسری بات تو یہ دعویٰ بھی تسلیم نہیں کہ صحیح حدیثوں میں امام مهدی کا نام مذکور نہیں ہے۔ کیا وہ حدیثیں جن کو امام ترمذی و ابو داؤد وغیرہ جیسے محدثین نے صحیح و حسن کہا ہے صرف محقق موصوف کے بیان سے صحیح ہونے سے خارج ہو سکتی ہیں۔ دوم یہ کہ جن حدیثوں کو محقق موصوف نے بھی صحیح تسلیم کر لیا ہے اگر وہاں ایسے قوی قرآن موجود ہیں جن سے اس شخص کا امام مهدی ہونا تقریباً یقینی ہو

جاتا ہے تو پھر امام مہدی کے لفظ کی تصریح ہی کیوں ضروری ہے۔ سوم یہاں اصل بحث مصدق میں ہے مہدی کے لفظ میں نہیں پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک خلیفہ ہونا اور ایسی خاص صفات کا حامل ہونا جو بقول روایت عمر بن عبد العزیز جیسے شخص میں بھی نہ تھیں ثابت ہے تو اس اہل سنت کا مقصد اتنی بات سے پورا ہو جاتا ہے کیونکہ مہدی تو صرف ایک لقب ہے علم اور نام نہیں اور یہ آپ ابھی معلوم کر چکے ہیں کہ مہدی کا لفظ بطور لقب دوسرے اشخاص پر بھی اطلاق کیا گیا ہے اگرچہ سب میں کامل مہدی وہی ہیں جن کا ظہور آئندہ زمانے میں مقدر ہے۔ یہ ایسا سمجھئے جیسا دجال کا لفظ، حدیثوں میں ستر مدعايان نبوت کو دجال کہا گیا ہے مگر دجال اکبر وہی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہو گا۔ ہاں اس لقب کی زد اگر پڑتی ہے تو ان اصحاب پر پڑتی ہے جو مہدی کے ساتھ ساتھ کسی قرآن کے منتظر بیٹھے ہیں۔ محقق موصوف کی پوری بحث پڑھنے کے بعد یہ یقین ہو جاتا ہے کہ محقق موصوف کی اصل نظر اسی فتنہ کی طرف ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ حدیثوں سے کسی ایسے مہدی کا وجود ثابت نہ ہو جس پر ایمان و قرآن کا دار و مدار ہو، اور جیسا کہ نقد و تبصرہ کے وقت ہر شخص اپنے طبعی اور علمی تاثرات سے بمشکل بری رہ سکتا ہے اسی طرح محقق موصوف بھی یہاں اس سے بچ نہیں سکے اور فتن تاریخ کی سب سے سکھن منزل یہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث پر کلام کرتے ہوئے بڑے سے بڑے علماء کی توثیق لفظ کرنے کے بعد بھی ان کا رجحان طبع انہیں علماء کی جانب رہا ہے جنہوں نے کوئی نہ کوئی جرح ان حدیثوں میں نکال کھڑی کی ہے اور صرف جرح کے مقدم ہونے کو ایک قاعدہ کلیہ بنا کر بس اسی سے کام لیا ہے۔ اگر محقق موصوف جرح کے اسباب و مراتب پر غور فرمائیتے تو شاید ہر مقام پر ان کا رجحان اس طرف نہ رہتا۔

اسم المهدی و نسبہ و حلیۃ الشریفہ

(۱۵۶۶) عن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيته يواطئ اسمه رواه الترمذی قال وفي الباب عن علي وابن سعید وأم سلمة وابن هريرة وقال هذا حديث حسن صحيح قللت وأخرجه أبو داود وسکت عنه هو والمنذری وابن القیم وقال الحاکم رواه الفویری وشعبه وزاله وغيرهم من ائمة المسلمين عن عاصم قال وطرق عاصم عن عبد الله كلها صحيححة.

(۱۵۶۷) عن أبي هريرة قال لولم يق من الدنيا إلا يوماً لطول الله ذلك اليوم حتى يلقي رواه الترمذی هذا حديث حسن صحيح .

(۱۵۶۸) عن أبي إسحاق قال قال على ونظر إلى ابنه الحسن فقال إن ابنى هذا سيد كما سماه النبي صلى الله عليه وسلم وسيخرج من صلبه رجل

امام مہدی کا نام و نسب اور ان کا حلیفہ شریف

(۱۵۶۶) عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کا اس وقت تک خاتمه نہیں ہو گا۔ جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب پر حاکم نہ ہو جو میرے ہم نام ہو گا۔ (ترمذی شریف)

(۱۵۶۷) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اگر دنیا کے خاتمه میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اور دراز فرمادے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا حاکم ہو کر رہے گا۔ (ترمذی شریف)

(۱۵۶۸) حضرت علیؓ نے اپنے فرزند حضرت حسنؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا میرا یہ فرزند سید ہو گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا ہے اور اس کی نسل

يَسْمَى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْبَهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يَشْبَهُ فِي الْخُلُقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدٍ وَقَالَ أَبُو دَاوُدٍ فِي عَمْرِ وَبْنِ قَيْسٍ لَا بَأْسَ بِهِ فِي حَدِيثِهِ خَطَاً وَقَالَ الْذَّهَبِيُّ صَدُوقٌ لَهُ أَوْهَامٌ وَآمَّا أَبْيُو اسْحَاقَ السَّبِيعِيَّ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَلِيٍّ مُنْقَطَعَةً.

(۱۵۶۹) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَئِقَّ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمَ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِيِّ يَمْلأُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِّئَتْ جَوْرًا . روَاهُ أَبُو دَاوُدٍ وَفِي إِسْنَادِهِ فَطْرُ بْنُ خَلِيفَةِ الْكُوفَيْ وَتَقَهُّ أَخْمَدُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعْنَى وَالنَّسَائِيُّ وَالْعَجَلِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَالسَّاجِي وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ صَالِحُ الْحَدِيثِ وَأَخْرَجَ لَهُ الْبَخَارِيُّ فَالْحَدِيثُ قَوِيٌّ .

(۱۵۷۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَمَّ سَلَمَةَ فَتَذَكَّرْنَا الْمَهْدِيُّ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہو گا وہ عادات میں آپ کے مشابہ ہو گا لیکن صورت میں مشابہ نہ ہو گا۔ اس کے بعد ان کے عدل و انصاف کا حال ذکر فرمایا۔ (ابوداؤد)

(۱۵۶۹) حضرت علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہے ”اگر قیامت میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ضرور ایک شخص کو کھڑا کرے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے پھرائی طرح بھر دے گا جیسے وہ اس سے قبل ظلم سے بھر چکی ہوگی“۔ (ابوداؤد)

(۱۵۷۰) سعید بن المسمیبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم امام سلمہؐ کے پاس حاضر تھے۔ ہم نے امام مہدیؑ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

المَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِيهِ عَلَىٰ بْنُ النُّفَيْلِيِّ الْهِنْدِيِّ،
قَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَا يَمْسَسْ بِهِ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ كَذَّا فِي الْإِذَاعَةِ .
(١٥٧١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ آنَا وَحْمَزَةُ وَعَلِيُّ
وَجَعْفَرُ وَالْحَسَنُ وَالْحَسِينُ وَالْمَهْدِيُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِي الزَّوَانِدِ
وَفِي اسْنَادِهِ مَقَالٌ وَعَلَىٰ بْنِ زِيَادٍ لَمْ أَرَمْنَ وَلَقَهُ وَلَا مَنْ جَرَحَ وَبَاقِي
رِجَالُ اسْنَادِهِ مُوَتَّقُونَ وَرَاجِعٌ لَهُ الْإِذَاعَةِ .

(١٥٧٢) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَمْهَةَ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا
وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجُورًا وَيُمْلِكُ سَبْعَ سَيِّنَنَّ . (رواه ابو داؤد)
قال منذری فى اسناده عمران القطان وهو ابو العوام عمران بن داور
القطان البصری استشهادبه البخاری و ولقه عفان بن مسلمہ و احسن

خودنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ امام مہدی حضرت فاطمہؑ اولاد میں ہوں گے۔

(ابن ماجہ)

(١٥٧٣) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے خودنا ہے کہ ہم عبد المطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں،
حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔ (ابن ماجہ)

(١٥٧٤) ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی
میری اولاد میں سے ہو گا جس کی پیشانی کشاہہ اور ناک بلند ہو گی اور جو دنیا کو عدل و
النصاف سے بھر دے سکا۔ جب کہ اس وقت وہ ظلم و ستم سے بھرچکی ہو گی ان کی حکومت

عليه الشفاء بـ حبي بن سعيد القطان .

(١٥٧٣) عن بُرِيَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُونَ بَغْدَى بُغُوثٍ كَثِيرَةٍ فَكُوْنُوا فِي بَعْثٍ خُرَاسَانَ رَوَاهُ بْنُ عَدَى وَابْنُ عَسَاكِرٍ وَالسُّيُّوطِي فِي الْجَامِعِ الصَّفِيرِ .

(١٥٧٤) عن أبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَأِيَاتٌ سُودَ لَا يَرُدُّ هَاشِيٌّ حَتَّى تُنَصَّبُ بِالْيَلِيَّاءِ رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ .

(١٥٧٥) عن سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ رَأِيَاتٌ سُودَ لِبَنِي الْعَبَّاسِ ثُمَّ يَمْكُفُونَ مَا شَاءُ سَاعَاتٍ سَالٍ تَكُونُ رَبِّيًّا . (ابوداؤد)

(١٥٧٦) بَرِيَّةٌ رَوَيَتْ كَرْتَهُ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بہت سے لشکر ہوں گے تم اس لشکر میں شامل ہونا جو خراسان سے آئے گا (ابن عدی)

(١٥٧٧) ابو ہریرہؓ روايت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خراسان کی طرف سے سیاہ سیاہ جھنڈے آئیں گے کوئی طاقت ان کو واپس نہیں کر سکے گی یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب کر دیئے جائیں گے (ترمذی شریف)

(١٥٧٨) سعید بن المسیبؓ روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(١٥٧٩) حافظ ابن کثیرؓ فرماتے ہیں کہ سیاہ جھنڈے وہ نہیں ہیں جو ایک مرتبہ ابو مسلم خراسانی لے کر آیا تھا جس نے بنو امیہ کا ملک چین لیا تھا بلکہ یہ دوسرے ہیں جو امام مہدی کے عہد میں ظاہر ہوں گے گذافی الحادی ۲۰/۲ نعم

بن حماد حضرت حمزہؓ سے روايت فرماتے ہیں کہ یہ جھنڈے چھوٹے چھوٹے ہوں گے حادی ۲/۲۸۹

اللَّهُ لَمْ تَخْرُجْ رَأْيَاتٍ صِفَارٌ تُقَاتِلُ رَجُلًا مِنْ وُلْدَابِيْ سُفِيَانَ وَأَصْحَابِهِ
مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ يُؤَدِّوْنَ الطَّاعَةَ لِلْمَهْدِيِّ . كَذَافِي الْحاوَى ٢٩/٢
وَفِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ تَخْرُجْ رَأْيَاتٍ سُودَ لِبَنِي الْعَبَاسِ ثُمَّ
تَخْرُجْ مِنْ خَرَاسَانَ أَخْرَى سُودَ قَلَّا نِسْهُمْ وَتَيَابُهُمْ يَضْعُ عَلَى مُقَدِّمَتِهِمْ
رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ شُعَيْبُ بْنُ صَالِحٍ مِنْ تَمِيمٍ يَهْزِمُونَ أَصْحَابَ السُّفِيَّانِ

الخ ٢٨/٢

فرمایا مشرق کی سمت ایک مرتبہ بنو العباس سیاہ جہنڈے لے کر لکھیں گے پھر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گاریں گے۔ اس کے بعد پھر چھوٹے چھوٹے جہنڈے جہنڈے نمودار ہوں گے جو ابوسفیان کی اولاد اور اس کے رفقاء کے ساتھ جنگ کریں گے اور مہدی کی تابعداری کریں گے۔

ظهور المهدى و مبايعة

أهل مكة ایاہ بین الرکن و المقام

(۱۵۷۶) عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكُون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من أهل المدينة هاربا إلى مكة فياييه ناس من أهل مكة فيخرج جونه وهو كاره فيها يعونه بين الركعين والمقام ويبيعث إليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فإذا رأ الناس ذلك أتاها أبدال الشام وعصابات أهل العراق

امام مهدی کاظمہور اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان

اہل مکہ کی ان سے بیت

(۱۵۷۶) حضرت ام سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ ایک خلیفہ کے انقال کے بعد کچھ اختلاف رونما ہوگا اس وقت ایک شخص مدینہ کا باشندہ بھاگ کر مکہ مکرہ آئے گا، مکہ مکرہ کے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو مجبور کر کے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کر لیں گے پھر شام سے اس کے مقابلے کے لئے ایک لشکر بھیجا جائے گا مکہ مکرہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان

(۱۵۷۶) ابوادونے اس روایت کو امام مهدی کے باب میں ذکر فرمایا ہے اور امام ترمذی نے جب امام مهدی کی حدیثیں روایت کرنے والے صحابہ کے اسماء ثمار کرانے ہیں تو انہوں نے بھی حضرت ام سلمہؓ کی اس روایت کی طرف اشارہ فرمایا ہے نیز اس باب کی دوسری حدیثوں پر نظر کر کے یہ جزم حاصل ہو جاتا ہے کہ اس روایت میں اگرچہ اس شخص کا نام نہ کوئی نہیں مگر یقیناً وہ امام مهدی ہی ہیں کیونکہ مجموعی لحاظ سے یہ وقیع اوصاف ہیں جو امام مهدی کی میں ہوں گے اور اسی وجہ سے ابوادونے اس حدیث کو امام مهدی کی حدیثوں کے باب میں درج فرمایا ہے امّن خلدون ہی اس پر کوئی خاص جرح نہ کر سا صرف یہ کہہ سکا کہ اس روایت میں امام مهدی کا نام نہ کوئی نہیں۔

فِيَأَيْعُونَهُ لَمْ يَنْشَأْ جُلَّ مِنْ قَرِيبٍ أَخْوَاهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا
فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثٌ كَلْبٌ وَالْحَيَّةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهُدْ غَنِيمَةً
كَلْبٌ فَيَقِسِّمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُتُّنَتِهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجَرَانِهِ
فِي الْأَرْضِ فَيَلْبِثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّ فِي وَيَصْلِي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ . رواه
ابو داؤد والحديث ادخله أبو داؤد في باب المهدى وأشار اليه
الترمذى بما "في الباب" والحديث سكت عنه أبو داؤد ثم المنذرى
وابن القيم . وفي الاذاعة رجاله رجال الصحيحين لا مطعن فيهم ولا
مغمس . العون ۱۷۶/۳

(۱۵۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلَاءً يُصِيبُ هَذِهِ الْأُمَّةَ حَتَّى لا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَاءً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ

ایک میدان میں دھنسا دیا جائے گا جب لوگ ان کی یہ کرامت دیکھیں گے تو شام کے
ابداں اور عراق کی جماعتیں بھی آ آ کران سے بیعت کریں گی اس کے بعد پھر قریش
میں ایک شخص ظاہر ہو گا جس کے ماموں قبیلہ کلب کے ہوں گے وہ ظاہر ہو کران کے
مقابلہ کے لئے شکر پیچے کا اللہ تعالیٰ اس کو (امام مهدی کو) ان کے اوپر غالب فرمائے گا
اور یہ بنو کلب کا شکر ہو گا۔ وہ شخص بڑا بد نصیب ہے جو اس قبیلہ کلب کی غیمت میں
شریک نہ ہو، کامیابی کے بعد وہی شخص اس مال کو تقسیم کرے گا اور سنت کے مطابق
لوگوں سے عمل کرائے گا اور اس کے عہد میں تمام روئے زمین پر اسلام ہی اسلام پھیل
جائے گا اور سات برس تک وہ زندہ رہے گا اس کے بعد اس کی وفات ہو جائے گی اور
مسلمان اس کی نماز پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

(۱۵۸) ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی
آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم
ہو گا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا

فَيَسْعَى اللَّهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلأُ بِهِ الْأَرْضَ قُسْطًا وَعَدْلًا
كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجُورًا يَرْضى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا
تَدْعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرٍ هَا شَيْنَا إِلَّا صَبَّتْهُ مِذْرَارًا وَلَا تَدْعُ الْأَرْضُ مِنْ
بَاطِنِهَا شَيْنَا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتَّى يَتَمَّنِي الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتُ يَعْيَشُ فِي ذَالِكَ
سَبْعَ سِينِينَ أَوْ تَمَانَ سِينِينَ أَوْ تِسْعَ سِينِينَ . (رواہ الحاکم فی مستدر کہ
کما فی المشکوہ)

(۱۵۷۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ فَتِيَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلَمَّا رَأَهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِغْرِيَرَقْتُ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ قَالَ فَقْلُثَ مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْنَا
نَكْرَهُهُ فَقَالَ إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ إِخْتَارُ اللَّهِ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ أَهْلَ

فرمائے گا جوز میں کو عدل و انصاف سے پھرو دیا ہی بھروسے گا جیسا وہ پہلے ظلم و جور
سے بھر چکی ہو گی۔ زمین اور آسمان کے باشندے سب اس سے راضی ہوں گے،
آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار بر سائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ
دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمبا ہو گی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت
میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے، اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ
یا نو سال تک زندہ رہے گا۔ (متدرک)

(۱۵۷۸) عبد اللہ بیان فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے چند نوجوان آپ کے سامنے آئے جب آپ نے ان کو دیکھا
تو آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈب ڈبائیں اور آپ کا رنگ بدل گیا۔ ابن مسعود
کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی کیا بات ہے آپ کے چہرہ مبارک پر وہ آثار غم دیکھتے ہیں
جس سے ہمارا دل آزر دہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہمارے گھر انوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا

بَيْتِيْ سَيْلَقُونَ بَعْدِيْ بَلَاءً وَتَشْدِيْدَاً وَتَطْرِيْداً حَتَّى يَأْتَى قَوْمٌ مِنْ قَبْلِيْ
 الْمَشْرِقِ مَعْهُمْ رَأْيَاتٍ سُودَ فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يَعْطُونَهُ فَيَقَاتِلُونَ
 فَيُنَصَّرُونَ فَيُعَطَّوْنَ مَاسِعًا لَوْا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجْلٍ مِنْ
 أَهْلِ بَيْتِيْ فَيَمْلُؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَأْوَاهَا جَوْرًا فَمَنْ أَذْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ
 فَلَيَأْتِيهِمْ وَلَوْ حَبْوَا عَلَى التَّلْجِ . (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ قَالَ السَّنْدَهُ الظَّاهِرُ أَنَّهُ
 إِشَارَةٌ إِلَى الْمَهْدِيِّ الْمَوْعُودِ وَلِذَلِكَ ذَكْرُ الْمُصَنِّفِ هَذَا الْحَدِيثُ
 فِي هَذَا الْبَابِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ . وَفِي الرَّوَايَةِ إِسْنَادَهُ
 ضَعِيفٌ لِضُعْفِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادِ الْكُوفِيِّ لِكِنْ مِمَّ يَنْفَرِدُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي
 زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَقَدْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ طَرِيقِ عَمْرِو بْنِ
 قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ وَرَوَاهُ السُّبُوْطِيُّ فِي الْحَاوِيِّ صِ
 ۲۰ بِرَوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَنُعَيْمِ بْنِ حَمَادٍ وَأَبِي نُعَيْمٍ وَفِي اخِرِهِ فَإِنَّهُ
 الْمَهْدِيُّ .

کی بجائے آخرت عنایت فرمائی ہے، میرے بعد میرے اہل بیت کو بڑی آزمائشوں کا
 سابقہ پڑے گا ہر طرف سے بھگائے اور نکالے جائیں گے یہاں تک کہ ایک قوم
 مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے لئے ہوئے آئے گی میرے اہل بیت ان سے
 طالب خیر ہوں گے لیکن وہ ان کو نہیں دیں گے اس پر سخت جنگ ہوگی آخر وہ شکست
 کھائیں گے اور جوان سے طلب کیا تھا پیش کریں گے مگر وہ اس کو قبول نہ کر سکیں گے
 آخر کار وہ ان جھنڈوں کو ایک ایسے شخص کے حوالہ کریں گے جو میرے اہل بیت سے
 ہو گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے پھرا سی طرح بھردے گا جیسا لوگوں نے اس سے
 قبل ظلم و تعدی سے بھردیا ہوا کالہزادتم میں سے جس کو اس کا زمانہ ملے وہ ضرور اس کے
 ساتھ ہو جائے اگرچہ اس کو برف پر گھست کر چلنا پڑے۔ (ابن ماجہ)

(۱۵۷۹) عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل عندكم كثيرون من ثلاثة كلهم ابن خليفة ثم لا يصير إلى واحد منهم ثم تطلع الرأيات السود من قبل المشرق فيقتلونكم قتلا لم يقتله قوم ثم ذكر شيئاً لا أحفظه فقال إذا رأيتموه ولو حبوا على الثلوج فإن خليفة الله المهدى (رواه ابن ماجه) قال السندي آخر جة أبو الحسن بن سفيان في مسنده وأبو نعيم في كتاب المهدى من طريق إبراهيم بن سعيد الشامي في الزوائد هذا إسناده صحيح رجاله يقات ورواه الحاكم في المستدرك .

(۱۵۸۰) عن ثوبان مرلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الرأيات السود جائت من قبل خراسان فاتواها ولو حبوا على الثلوج فإن فيها خليفة الله المهدى

(۱۵۷۹) ثوبان روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بڑھاپے میں تین آدمی خلفاء کی اولاد میں سے قتل ہوں گے پھر ان کے خاندان میں کسی کو امارت نہیں ملے گی پھر مشرق کی طرف سے کالجہنڈے نمایاں ہوں گے اور تم کو اس بری طرح سے قتل کریں گے کسی نے اس طرح قتل عام نہ کیا ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ اور بیان فرمایا جو مجھ کو یاد نہیں ہے پھر فرمایا جب اس شخص کو تم دیکھو تو اس سے بیعت کر لینا اگر چہ برف کے اوپر گھست کر چلانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا (ابن ماجہ)۔

(۱۵۸۰) ثوبان جو آخر ضریت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم دیکھو کہ سیاہ جہنڈے خراسان کی جانب سے آ رہے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا اگر چہ برف کے اوپر گھٹنوں کے بل چنان

رَوَاهُ أَخْمَدُ وَأَبْيَهِقُ فِي الدَّلَائِلِ وَسَنَدَهُ صَحِيحٌ كَذَافِي الْأَذَاعَةِ ص ۲۸

(۱۵۸۱) عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصَرَ فَسْبُعَ وَإِلَّا فَتَسْعَ تَنْعَمَ أُمَّتِي فِيهِ نِعْمَةً لَمْ يَنْعُمُوا مِثْلَهَا قَطُّ . تُؤْتِي الْأَرْضَ أُكْلَهَا لَا تَدْخِرُ عَنْهُمْ شَيْنَا . وَالْمَالُ يُوْمَنِدُ كَدَاسَ . يَقُولُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيًّا أَغْطِنِي فَيَقُولُ خُذْ . (رواه الحاكم في المستدرک و اخرج حديث ابی سعید من طرق متعددة و حکم على بعضها بانه على شرط الشخین و رواه ابن ماجہ و فيه زید العمی ج ۲ / ص ۵۵۸)

(۱۵۸۲) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَيَّبْنَا أَنْ يَكُونَ بَعْدَنَا حَدَثَ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَخْرُجُ

ہی کیوں نہ پڑے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہوگا (احمد و تیہلی)۔

(۱۵۸۱) ابوالصدیق ناجی بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری امت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک رہے گا۔ ان کے زمانے میں میری امت اتنی خوشحال ہو گی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار اور ان کے لئے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیاں میں ناج کے ذمہ کی طرح پڑا ہو گا حتیٰ کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، وہ فرمائیں گے (جنما رضی میں آئے) اٹھا لے۔ (مستدرک)

(۱۶۸۲) ابوسعید خدری بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وقوع حوادث کے خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا میری امت میں مہدی ہوگا جو پانچ یا سات یا نو تک حکومت

يَعِيشُ خَمْسًا أَوْ سِبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدُن الشَّاكُ، قَالَ فَلَنَا وَمَاذَاكَ قَالَ سِنِينَ قَالَ فَيَجِئُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيًّا أَغْطِنِي أَغْطِنِي قَالَ فَيُحْشِنَ لَهُ فِي ثُوبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ . رواه الترمذى و قال هذا حديث حسن وقد روی من غير وجه عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم و أبو الصديق الناجي اسمه بكر بن عمرو و يقال بكر بن قيس . وفي اسناده زيد العمى و ردی البزار نحوه و رجاله ثقات كما في الاذاعة . (ترمذى ٣٢/٢)

(١٥٨٣) عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي أَخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ . يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ وَتَخْرُجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَّا خَا وَتَكُثرُ الْمَاشِيَةُ وَتَغْظُمُ الْأَمَّةُ وَيَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًّا يَعْنِي حِجَّجًا . (آخر جه الحاكم في المستدرک و فيه سليمان

کرے گا) (زید راوی حدیث کوٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا سال۔ ان کا زمانہ ایسی خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آکر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مهدی! مجھ کو کچھ دیجئے مجھ کو کچھ دیجئے یہ کہتے ہیں کہ امام مهدی ہاتھ بھر کو اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا اس سے اٹھ سکے گا (ترمذی)۔

(١٩٨٣) ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایک شخص مهدی ظاہر ہوگا جس کے دور میں اللہ تعالیٰ خوب بارش نازل فرمائے گا اور زمین کی پیداوار بھی خوب ہوگی اور مال حصہ رسد سب کو برابر تقسیم کرے گا اور مویشیوں کی کثرت ہو جائے گی اور امت کو بہت عظمت حاصل ہوگی۔ سات یا آٹھ سال تک اسی فراوانی سے رہے گا، راوی کہتا ہے کہ سات یا آٹھ سے آپ کی مراد "سال" تھے۔

بن عبید ذکرہ ابن حبان فی الثقات ولم یروان احد اتکلم فیه . کذا
فی الاذاعة.

(۱۵۸۲) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُكُمْ بِالْمُهْدِيِّ يُعْثِرُ عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ فَيَمْلأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَهَنَّمَ وَظُلْمًا يَرْضِي عَنْهُ سَاكِنَ السَّمَاوَاتِ وَسَاكِنَ الْأَرْضِ يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَّا حَاجَةً قَبْلَ مَاصِحَّا حَاجَةً؟ قَالَ بِالسَّوْءِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ وَيَمْلأُ قُلُوبَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غُنْيَ وَيَسْعُهُمْ عَدْلُهُ حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيَا يُنَادِي مَنْ لَهُ فِي مَالٍ حَاجَةً لِحُمَّا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ . فَيَكُونُ كَذَلِكَ سَبْعَ سِينَ . قَالَ السیوطی فی الحاوی رواه احمد فی سنده و ابویعلی بسنید جیید .
وفی الاذاعة رجالهم ثقات .

(۱۵۸۳) ابوسعید خدریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا "میں تم کو مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو ایسے زمانے میں ظاہر ہوں گے جب کہ لوگوں میں بڑا اختلاف ہو گا اور بڑے زلزلے آئیں گے وہ آکر پھر زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جیسا کہ وہ اس کی آمد سے قبل ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔ آسمان کے فرشتے اور زمین کے باشندے سب اس سے راضی ہوں گے اور مال تقسیم کریں گے صحابا۔ سوال کیا گیا صحاب کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ انصاف کے ساتھ سب میں برابر (مال تقسیم کریں گے) اور امت محمدیہ کے دل غنا سے بھر دیں گے اس کا انصاف بلا تخصیص سب میں عام ہو گا (اس کے زمانے میں فراغت کا یہ عالم ہو گا کہ) وہ ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیں گے وہ اعلان کرے گا، کسی کو مال کی ضرورت باقی ہے؟ تو صرف ایک شخص کھڑا ہو گا اسی حالت پر سات سال کا عرصہ گذرے گا۔ (احمد، ابویعلی)

(۱۵۸۵) عن أبي هريرة قال حدثني خليلي أبوالقاسم صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخرج عليهم رجل من أهل بيتي فيضرهم حتى يرجعوا إلى الحق قال قلت وكم يملك قال خمساً واثنين قال قلت وما خمساً واثنين . قال لا أدرى . اخرجه ابويعلى و فيه الرجا ابن الرجا . وثقة ابو زرعة . ابن معين . وبقية رجاله ثقات . قاله الشوكاني كذافي الاذاعة .

(۱۵۸۶) عن سيربن جابر قال حاجت ريح حمراء بالكوفة فجاء رجل ليس له حجرى إلا يعبد الله بن مسعود جاءت الساعة قال فقعد وكان متوكلا فقال إن الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرج بعثيم ثم قال بيده هنكتا ونهاها تحو الشام فقال عدو يجتمعون

(۱۵۸۵) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا (ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے) قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ میرے الہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہو۔ وہ الہل دنیا کو زبردستی را حق پر قائم کرے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا اسکی حکومت کتنے دن قائم رہے گی انہوں نے فرمایا پانچ اور دو (یعنی سات) یہ کہتے ہیں میں نے پوچھا ۵ اور ۲ کیا؟ انہوں نے کہا یہ میں نہیں جانتا (کہ مراد سات سال تھے یا مہینے۔ گزشتہ روایات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ یہاں سال ہی مراد ہیں)۔ (مندابولی)

(۱۵۸۶) سیربن جابر سے روایت ہے کہ ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی ایک شخص آیا جس کا تکمیلہ کلام یہی تھا اے عبد اللہ بن مسعود قیامت آئی، یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور پہلے تکہ لگائے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ ترکہ نہ بیٹے گا اور مال غنیمت سے کچھ خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی

لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّؤُمَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ
وَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالُ رِدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرُطَةً
لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَلُونَ حَتَّى يَحْجُزُ بَيْنَهُمُ الْأَيْلُ فَيَفِي هُولَاءِ
وَهُولَاءِ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَفْنِي الشُّرُطَةَ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرُطَةً
لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَلُونَ حَتَّى يَحْجُزُ بَيْنَهُمُ الْأَيْلُ فَيَفِي هُولَاءِ
وَهُولَاءِ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَفْنِي الشُّرُطَةَ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرُطَةً
لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَلُونَ حَتَّى يَحْجُزُ بَيْنَهُمُ الْأَيْلُ فَيَفِي هُولَاءِ
وَهُولَاءِ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَفْنِي الشُّرُطَةَ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرُطَةً
لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَلُونَ حَتَّى يَمْسُوا فَيَفِي هُولَاءِ وَهُولَاءِ

نہ رہے گا تو ترک کوں بانے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچ گا تو مال غنیمت کی کیا
خوشی ہوگی) پھر شام کے ملک کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور کہا (نصاری)
دشمن مسلمانوں سے جنگ کے لئے جمع ہوں گے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کے
لئے جمع ہوں گے میں نے کہا دشمن سے آپ کی مراد نصاری ہیں؟ انہوں نے فرمایا
”ہاں“ اور اس وقت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجن گے جو مرنے کی
شرط لگا کر آگے بڑھے گا (یعنی اس قصد سے لڑے گا کہ مر جائیں گے یا فتح کر کے آئیں
گے پھر دونوں لشکروں میں جنگ ہوگی یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف
کی فوجیں لوٹ جائیں گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لئے بڑھا تھا وہ بالکل فتا
ہو جائے گا (یعنی سب مارا جائے گا) دوسرا دن پھر مسلمان ایک لشکر آئے بڑھا میں
گے جو مرنے کے لئے اور غالب ہونے کے لئے جائے گا اور لڑائی ہوتی رہے گی یہاں
تک کہ رات ہو جائے گی پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ
ہوگا جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ فتا ہو جائے گا پھر تیسرا دن مسلمان ایک لشکر آگے

كُلُّ غَيْرِ عَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرُطَةُ فَإِذَا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بِقَيْئَةً أَهْلِ
الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّا بِرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَلُونَ مَقْتَلَةً أَمَّا قَالَ لَا يُرَا مِثْلُهَا
وَأَمَّا قَالَ لَمْ يُرَا مِثْلُهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيُمْرُ بِجَنْبَاتِهِمْ فَمَا يَحْلِفُهُمْ حَتَّى
يَخْرُجُ مِنْتَأْ مِنْتَأَ فَيَعْدُ بِنُوَالَابِ كَانُوا مِنَ الْمُنْذُونَ فَلَا يَجْدُونَهُ بَقِيَّةَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ
الْوَاحِدُ فِيَّ بَأْيَ غَنِيمَةٍ يُفْرَخُ أَوْ أَيِّ مِيرَاثٍ يُقَاسِمُ فِيَّ بَنَاهُمْ كَذَلِكَ إِذَا
سَمِعُوا بِيَاسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ
خَلَفُهُمْ فِيَّ ذَرَارِيْهِمْ فَيَزِّفُهُمْ مَا فِيَّ أَيْدِيْهِمْ وَيَقْبَلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشْرَ

بڑھائیں گے، مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی پھر
دونوں کی طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہو گا اور وہ لشکر بھی فنا ہو جائے
گا۔ جب چوتھا دن ہو گا جو جتنے مسلمان باقی رہ جائیں گے وہ سب آگے بڑھیں گے،
اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہو گی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا
ویسی لڑائی کسی نے نہ دیکھی ہو گی (راوی کو لفظ میں شک ہے) یہاں تک کہ پرندہ ان
کے اوپر یا ان کی نعشوں سے پرواز کرے گا پر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گر
جائے گا (یعنی اس کثرت کے ساتھ لاشیں ہی لاشیں ہو جائیں گی) اور جب ایک داد
کی اولاد کی مردم شماری کی جائے گی تو فیصدی ۹۹ آدمی مارے جا چکے ہوں گے اور
صرف ایک بچا ہو گا ایسی حالت میں کون سے مال غنیمت سے خوشی ہو گی اور کون ساتر کہ
 تقسیم ہو گا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے
اور وہ یہ کہ شور پچ گا کہ ان کے بال بچوں میں دجال آگیا ہے، یہ سنتے ہی جو کچھ ان
کے ہاتھوں میں ہو گا سب چھوڑ کر روانہ ہو جائیں گے اور دس سواروں کو لیں ڈوری کے
طور پر روانہ کریں گے (تاکہ دجال کی خبر کی تحقیق کر کے لا جائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے

فُوَارِسْ طَلِيْعَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا غُرْقَ أَسْمَاءَ
هُمْ وَأَسْمَاءَ ابْنَاءِهِمْ وَالْوَانِ خَيْرُهُمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسْ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ
يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسْ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ . (رواه مسلم)

(۱۵۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ
سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ جَانِبِ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبِ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ
يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُو هَاسِبُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي

گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں وہ اس وقت تمام روئے زمین کے بہتر سوار ہوں
گے یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے (مسلم شریف)

(۱۵۸۷) ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم
نے وہ شہرناہی جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری جانب سمندر میں ہے؟ ہم
نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نا ہے۔ آپ نے فرمایا قیامت اس
وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار مسلمان اس پر چڑھائی نہ

(۱۵۸۷) دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ تقطیفیہ کا ہے۔ یہاں نعرہ تکبیر سے شہر کے قریب ہو
جانے پر تجب کرنے والے مسلمان زراغور و فکر کے ساتھ ایک بار اپنی گذشتہ تاریخ کا مطالعہ کریں تو ان کو
معلوم ہو گا کہ مسلمانوں کی فتوحات کی تاریخ اس قسم کے عجائب سے معمور ہے اور حق یہ ہے کہ اگر اس قسم
کی شبی امامادیں ان کے ساتھ نہ ہوتیں تو اس زمانے میں جب کہ نہ دخانی جہاز تھے نہ فضائی طیارے اور نہ
موڑ، پھر ریعنی سکون میں اسلام کو پھیلا دیا یہ کیسے ممکن تھا آج جب کہ مادی طاقتیوں نے سیر و سیاحت کا
مسئلہ بالکل آسان کر دیا ہے جس حصہ میں میں ہم پہنچتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہم سے پہلے وہاں پہنچ
چکا تھا۔ علاء بن حضری صحابی اور ابو مسلم حوالانی کامعاً اپنی فوج کے سمندر کو خشکی کی طرح عبور کر جانا تاریخ کا
واقعہ ہے، خالد بن ولید کے سامنے مقام حیرہ میں زہر کا پیالہ پیش ہوتا اور ان کا بسم اللہ کہہ کر نوش کر لینا اور
اس کا نقشان نہ کرنا بھی تاریخ کی ایک حقیقت ہے۔ سفیدہ (آپ کے غلام کا نام ہے) کا روم میں ایک
جگہ گم ہو جانا اور ایک شیر کا گردان جھکا کر ان کو لشکر تک پہنچانا اور حضرت عمرؓ کا مدینہ میں منبر پر اپنے جزل
ساری کو آواز دینا اور مقام نہادن دیں ان کا سن لیتا اور حضرت عمرؓ کے خط سے دریائے نہل کا جاری ہو جانا یہ
تاریخ کے مستند حقائق ہیں ان واقعات کے سوابوں سلسلہ سند ثابت ہیں ہندوستان کے بہت سے عجیب
و واقعات ایسے بھی ثابت ہیں جن میں سے کسی کی شہادت کو انگریزوں کی زبان سے ثابت ہے۔

إِسْحَاقُ فَإِذَا جَاءُهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُو بِسَلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْبَسَهُمْ قَالُوا لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبِهَا قَالَ ثُورُ ابْنُ يَزِيدَ الرَّاوِي لَا
أَعْلَمُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُونَ النَّاسِيَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْأَخْرَى ثُمَّ يَقُولُونَ النَّاسِيَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيُفْرَجُ
لَهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا فَيَغْيِمُونَ فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِيمَ إِذْجَاءُهُمُ الصَّرِيخُ
أَنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتَرُكُونَ كُلُّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ (رواہ مسلم)
(۱۵۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخِيَّسُ الرُّؤُمَ عَلَى وَالِّيَّ مِنْ عِتَرَتِيْ يُوَاطِئُ إِسْمَهُ إِسْمَهُ فَيَقْتَلُونَ بِمَكَانٍ
يُقَالُ لَهُ الْعِيَاقُ فَيَقْتَلُونَ فَيُقَاتَلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْثَلَاثُ أُوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ

کریں جب وہ اس شہر کے پاس جا کر اتریں گے تو یہ کسی ہتھیار سے لڑیں گے نہ کوئی تیر چلا کیں گے بلکہ ایک نعرہ تکبیر لگائیں گے جس کی برکت سے شہر کی ایک جانب گر پڑے گی تو ابن یزید جو اس حدیث کا ایک راوی ہے کہتا ہے کہ جہاں تک مجھے یاد ہے مجھ سے بیان کرنے والے نے اس جانب کے متعلق یہ بیان کیا تھا کہ وہ جانب سمندر کے رخ والی ہو گی اس کے بعد پھر دوبارہ نعرہ تکبیر لگائیں گے تو اس کی دوسری جانب بھی گر جائے گی، اس کے بعد جب تیسرا بار نعرہ تکبیر بلند کریں گے تو دروازہ کھل جائے گا اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے۔ اس درمیان میں کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ آواز آئے گی دیکھو وہ دجال نکل پڑا، یہ سنتے ہی وہ سب مال و متاع چھوڑ کر لوٹ پڑیں گے۔ (مسلم)

(۱۵۸۸) ابو ہریز و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روی میرے خاندان کے ایک ولی سے عہد لشکنی کریں گے جس کا نام میرے ہی نام کی طرح ہو گا پھر وہ عماق نامی جگہ پر جنگ کریں گے اور مسلمانوں کا تھائی لشکر یا تقریباً اتنا ہی شہید کر دیا جائے گا۔ پھر دوسرے دن جنگ کریں گے اور اتنی ہی مقدار

يَقْتَلُونَ الْيَوْمَ الْآخِرَ فَيُقْتَلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَحْنُ ذَلِكَ ثُمَّ يَقْتَلُونَ
الثَّالِثَ فَيَكْرُونَ أهْلَ الرُّومَ فَلَا يَزَالُونَ حَتَّىٰ يَفْتَحُونَ الْقُسْطَنْطِنْطِيَّةَ فَبَيْنَمَا
هُمْ يَقْتِسِمُونَ فِيهَا بِالْأَتَارِسِ إِذَا تَاهُمْ صَارِخُوا أَنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي
ذَرَارِيْكُمْ . اخر جه الخطيب في المتفق والمفترق كذا في الاذاعة ٢٢
(١٥٨٩) عَنْ أَبِي أَمَامَةَ مَرْفُوعًا قَالَ سَتَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الرُّومِ أَرْبَعَ
هَذِنَ يَوْمَ الرِّبِيعَةِ عَلَىٰ يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَلْهَارُونَ يَذُومُ سَبْعَ سَيِّنَنَ قِيلَ
يَارَسُولَ اللَّهِ مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ قَالَ مَنْ وُلِدَ إِنْ أَرْبَعِينَ سَيِّنَةَ كَانَ
وَجْهَهُ كَوْكَبٌ دِرَّيٌّ فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدٌ عَلَيْهِ عَبَائَانِ قَطْوَانِيَّانِ
كَانَهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَمْلُكُ عَشْرَ سَيِّنَنَ يَسْتَخْرُجُ الْكُنُزَ وَ
يَفْتَحُ مَدَائِنَ الشِّرْكِ (رواہ الطبرانی کما فی الکنز ۷/۱۸۷)

شہید کردی جائے گی پھر تیرے دن جنگ کریں گے اور مسلمان پلٹ کرو میوں پر
حملہ آور ہوں گے اور جنگ کا یہ سلسلہ قائم رہے گا حتیٰ کہ وہ قسطنطینیہ فتح کر لیں گے پھر
اس دوران میں کہ وہ ڈھالیں پھر بھر کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک آواز
لگانے والا یہ آواز لگائے گا کہ دجال تمہاری اولاد کے پیچھے لگ گیا ہے۔

(١٥٨٩) ابو امامہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی
جو آل ہارون سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا آپ نے فرمایا وہ
شخص میری اولاد میں سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی
طرح چمکدار، اسکے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانی عبا میں پہنے ہوگا، بالکل
ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، دس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں
کو نکالے گا اور شرکین کے شہروں کو فتح کرے گا (طبرانی)۔

(۱۵۹۰) عن عوف بن مالك قال أتى ث النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ آدَمٍ فَقَالَ أَعْذُّ سِتَّاً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ . مَوْتِي . ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مَوْتَانَ يَاخْذُ فِيمُكُمْ كَفَعَاصِ الْغَنَمِ . ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةً دِينَارٍ فَعِيَظَلُ سَاخِطًا ثُمَّ فَتَنَّةً لَا يَقْنِي بَيْتَ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةً تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَعْدُرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ عَيَّانَةً تَحْتَ كُلِّ عَيَّانَةٍ إِثْنَا عَشَرَ الْفَأْ .

(رواه البخاري)

(۱۵۹۰) عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؓ چڑے کے خیمہ میں تشریف فرماتے۔ آپؓ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ باتیں گن رکھو سب سے پہلے میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح پھر تم میں عام موت ظاہر ہوگی جس طرح کہ بکریوں میں وباً مرض پھیل جائے (اور ان کی تباہی کا باعث بن جائے) پھر مال کی بہتان ہوگی حتیٰ کہ ایک شخص کو سود بینار دیئے جائیں گے اور وہ خوش نہ ہو گا پھر فتنہ و فساد پھیل پڑے گا اور عرب کا کوئی گھر اس سے باقی نہ رہے گا پھر صلح کی زندگی ہوگی اور یہ تمہارے اور نبی الاصفر (رومی) کے درمیان قائم رہے گی پھر وہ تم سے عہد شکنی کریں گے اور اسی جہنڈوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اور ہر جہنڈے کے نیچے بارہ ہزار کا شکر ہو گا۔

(۱۵۹۰) اس حدیث میں قیامت سے قبل چھ علامات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی تعین میں اگرچہ بہت کچھ اختلافات ہیں اور ان کے ابہام کی وجہ سے ہونے چاہیں لیکن یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ حدیث مذکور کے بعض الفاظ حضرت امام مہدی کھداونج کی علامات سے اتنے ملتے جلتے ہیں کہ اگر انکو ادھر ہی اشارہ قرار دے دیا جائے تو ایک ترقیٰ احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس حدیث کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بحث میں لکھ دیا گیا ہے۔ یہ ناظم کئے بغیر کوئی حقیقت اب خلدون اور ان کے اذنا ب اس کے معتقد ہیں یا

(۱۵۹۱) عن ذی مخبر (هو ابن اخي النجاشي خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم) قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 ستصالحون الروم صلحًا امنا فتعزرون انتم وهم عدو من ورائكم
 فتنصرؤن وتغيمون حتى تنزلوا بمرج ذي تلول قيرفع رجال من اهل
 النصرانية الصليب فيقول غالب الصليب فيغضب رجال من المسلمين
 فيذقة فعند ذلك تغدر الروم وتجم للملحمة (رواہ ابو داؤد)

(۱۵۹۱) ذی مخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو
 یہ فرماتے خود سنائے کہ تم روم سے صلح کرو گے پوری صلح اور دونوں مل کر اپنے دشمن سے
 جنگ کرو گے اور تم کو کامیابی ہو گی اور مال غنیمت مل گا یہاں تک کہ جب ایک زمین
 پر آ کر لشکراترے گا جس میں ٹیلے ہوں گے اور سبزہ ہو گا تو ایک شخص نصراۃیوں میں سے
 صلیب اوپھی کر کے کہے گا کہ صلیب کا بول بالا ہوا، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آجائے گا
 وہ اس صلیب کو لے کر توڑا لے گا اور اس وقت نصاری غداری کریں گے اور جنگ
 عظیم کے لئے سب ایک مجاز پر جمع ہو جائیں گے۔ (ابوداؤد)

نہیں۔

(تبیہ) یہ بات قابل تنبیہ ہے کہ علماء کے نزدیک مفہوم عدد معتبر نہیں ہے اس لئے مجھ کو اس بحث میں
 پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ قیامت سے قبل اس کے ظہور کی چھ علامات ہیں یا نیش و کم۔ یہ وقت اور
 علامات کی حیثیت شمار کرنے سے مختلف ہو سکتی ہیں ان کا کسی حیثیت سے چھ ہونا بھی ممکن ہے اور کسی لحاظ
 سے وہ کم اور زیادہ بھی ہو سکتی ہیں ممکن ہے کہ وقت لحاظ سے جن علامات کو آپ نے یہاں شمار کر لیا ہے ان کا
 عدد کسی خصوصیت پر مشتمل ہو یہ بات صرف یہاں نہیں بلکہ دیگر حدیثوں کے موضوع میں بھی اگر آپ کے
 پیش نظر ہے تو بہت سی مشکلات کے لئے موجب حل ہو سکتی ہے جیسا کہ فضل اعمال کی حدیثوں میں
 اختلاف ملتا ہے اور اس کو بہت چیزیں میں ڈال دیا گیا ہے حالانکہ یہ اختلاف بھی صرف وقت اور شخصی
 اختلاف کے لحاظ سے پیدا ہو جاتا بہت قرین قیاس ہے۔ مگر کیا کہا جائے مطلقی عادات نے ہمارے ذہنی
 ساخت کو بدلتا ہے۔ چوں نہ یہند حقیقت رہ افسانہ زدن

(۱۵۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ إِنْ مَرِيمَ فِيْكُمْ وَامَامُكُمْ مِنْكُمْ (رواه الشیخان)

(۱۵۹۲) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب کہ تمہارے اندر عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور اس وقت تمہارا

(۱۵۹۲) حدیث مذکور میں "اما مکم منکم" کی شرح بعض علماء نے یہ بیان کی ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نازل ہوں گے تو وہ شریعت محمدیہ ہی پر عمل فرمائیں گے اس لحاظ سے گویا وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہاں امام سے مراد امام مہدی ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے زمانے میں نازل ہوں گے جب کہ ہمارا امام خود ہم ہی میں کا ایک شخص ہو گا۔ ان دونوں صورتوں میں امامت سے مراد امامت کبریٰ یعنی امیر و خلیفہ ہے۔

اس مضمون کے ساتھ صحیح مسلم میں فیقول امیرہم تعالیٰ صل لنا کا دوسرا مضمون بھی آیا ہے یعنی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو نماز کا وقت ہو گا اور امام مصلیٰ پر بباچا ہو گا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر وہ امام بیچھے ہٹنے کا ارادہ کرے گا اور عرض کرے گا آپ آگے تشریف لا میں اور نماز پڑھا میں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی کو امامت کا حکم فرمائیں گے اور یہ نماز خود اسی کے بیچھے ادا فرمائیں گے یہاں امامت سے مراد امامت صفریٰ یعنی نماز کا امام مراد ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں مضمون بالکل علیحدہ ہیں اور آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح علیحدہ متنقول ہوئے ہیں، ابوہریرہؓ کی حدیث میں فقط "اما مکم منکم" سے پہلا مضمون مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے نزول کے زمانے میں مسلمانوں کا امیر ایک نیک شخص ہو گا جیسا کہ ابن ماجہ کی حدیث میں اس کی وضاحت آچکی ہے ملاحظہ فرمائیے ترجمان الرسالہ ۱۵۸۲/۳ اس میں اماما مکم منکم کی بجائے واما مکم رجل صالح صاف موجود ہے یعنی تمہارا امام ایک مرد صالح ہو گا۔ اب بعد میں کسی راوی نے اس کو دوسری روایت پر جمل کر کے امام سے مراد امامت صفریٰ یعنی نماز کی امامت مراد لے لی ہے اور اس لئے اس کو بالفظ امامت کم ادا کر دیا ہے اس کے بعد کسی نے اس کے ساتھ "منکم" کا لفظ اور اضافہ کر دیا ہے اور جب امکم کے ساتھ لفظ منکم کی مراد واضح نہ ہو سکی تو پھر اس کی تاویل شروع ہو گئی ورنہ امامکم کا اصل لفظ بالکل واضح ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی اجہال نہیں ہے۔ ابن ماجہ کی قوی حجیب نے اس کی پوری تشریع بھی کر دی ہے۔ لہذا جب صحیح مسلم کی مذکورہ بالا حدیث میں یہ متعین ہو گیا کہ امام سے امیر و خلیفہ مراد ہے تو اب بحث طلب بات صرف یہ رہتی ہے کہ یہ امام اور رجل صالح کیا وہی امام مہدی ہی ہیں یا کوئی دوسرا شخص ہے ظاہر ہے کہ اگر دوسری روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ

وَفِي لُفْظِ الْمُسْلِمِ فَأَمَّا كُمْ وَفِي لُفْظِهِ أُخْرَى فَاقْكُمْ مُنْكِمْ .

(۱۵۹۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو قَالَ الْمَهْدِيُّ يَنْزِلُ عَلَيْهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَيُصَلِّي خَلْفَهُ عِيسَى . اخْرَجَهُ نَعِيمُ بْنُ حَمَادَ كَذَافِي الْحَاوِي (۷۸/۲)

(۱۵۹۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (الْخُدْرِيِّ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مِنَ الْأَذِنِ يُصَلِّي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ خَلْفَهُ . اخْرَجَهُ أَبُو نَعِيمَ كَذَافِي الْحَاوِي ۲/۲

امام وہ شخص ہوگا جو خود تم میں سے ہوگا (بخاری و مسلم) مسلم کے لفظ میں ہے کہ ایک شخص جو تم ہی میں سے ہوگا اور اس وقت کی نماز میں تمہارا امام وہی ہوگا۔

(۱۵۹۳) عبد اللہ بن عمر و کہتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم امام مہدی کے بعد نازل ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے (ایک) نماز ادا فرمائیں گے۔

(۱۵۹۴) ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی امت میں سے ایک شخص ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم افتداء فرمائیں گے۔
(ابونیم)

اس امام اور رجل صالح سے مرآت ہی امام مہدی ہیں تو پھر امام مہدی کی آمد کا ثبوت خود صحیحین میں ماننا پڑتے تھا۔ اس کے بعد اب آپ وہ روایات ملاحظہ فرمائیں جن میں یہ ذکور ہے کہ یہاں امام سے مراد امام مہدی ہی ہیں۔ یہ واضح رہنا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانے میں کسی امام عادل کا موجود ہونا جب صحیحین سے ثابت ہے اور اس دعویٰ کے لئے کوئی ضعیف حدیث بھی موجود نہیں کہ وہ امام ”امام مہدی“ نہ ہوں گے بلکہ کوئی اور امام ہوگا تو اب اس امام کے امام مہدی ہونے کے انکار کے لئے کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ بالخصوص جب کہ دوسری روایات میں اس کے امام مہدی ہونے کی تصریح موجود ہے۔ اسی کے ساتھ جب صحیح مسلم کی حدیثوں میں اس امام کے صفات وہی ہیں جو حضرت امام مہدی کی صفات ہیں تو پھر ان حدیثوں کو بھی امام مہدی کی آمد کا ثبوت تسلیم کر لیتا چاہئے۔ اس کے علاوہ حدیثوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جو اگرچہ بلحاظ اسناد ضعیف کی لیکن صحیح و حسن حدیثوں کے ساتھ ملا کروہ بھی امام مہدی کی آمد کی جدت کہا جاسکتا ہے۔

(۱۵۹۵) عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من أمتي تقاتل على الحق حتى ينزل عيسى ابن مريم عند طلوع الفجر بيبيت المقدس ينزل على المهدى فيقال تقدم يا نبى الله فصل بنا فيقول هذه الأمة امراء بعضهم على بعض . اخر جه ابو عمر الدانى فى سنن الحاوى ۸۳/۲ و رواه مسلم ايضا و لكن فيه فينزل عيسى بن مريم فيقول اميرهم تعالى صل لنا . كما فى ترجمان السنہ ۵۸۸/۲۲

(۱۵۹۶) عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يلتقي المهدى وقد نزل عيسى ابن مريم كانما يقطر من شعره الماء فيقول المهدى تقدم صل بالناس فيقول عيسى إنما أقمت الصلة لك

(۱۵۹۵) جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک طائفہ حق کے لئے ہمیشہ مقابلہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ عیسیٰ بن مريم امام مہدی کی موجودگی میں بیت مقدس میں طلوع فجر کے وقت اتریں گے ان سے عرض کیا جائے گا یا نبی اللہ آگے تشریف لائیے اور ہم کو نماز پڑھا دیجئے وہ فرمائیں گے۔ یہ امت خود ایک دوسرے کے لئے امیر ہے (اس لئے اس وقت کی نمازو تو یہی پڑھائیں) یہ روایت صحیح مسلم میں بھی ہے مگر اس میں ”مہدی“ کی بجائے امیر ہم کا لفظ یعنی مسلمانوں کا امیر عرض کرے گا کہ آپ ہم کو نماز پڑھا دیجئے اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہی جواب مذکور ہے۔

(۱۵۹۶) حذيفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتر چکے ہوں گے ان کو دیکھ کر یوں معلوم ہو گا گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اس وقت امام مہدی ان کی طرف مخاطب ہو کر عرض کریں گے

فَيَصِلَّى خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِيْ . اخْرَجَهُ ابْوَعْمَ الدَّانِي فِي سَنَتِهِ
كَذَا فِي الْحَاوِي ٨١ / ٢

(١٥٩٧) عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزَلُ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمُ الْمَهْدِيُّ تَعَالَى صَلَّى بِنًا فَيَقُولُ وَإِنَّ
بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمْرَاءُ تَكْرِيمَةُ اللَّهِ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ . اخْرَجَهُ السِّيوطِيُّ فِي
الْحَاوِي ٢٣ / ٢ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ .

(١٥٩٨) عَنْ إِبْنِ سَيْرِينَ قَالَ الْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهُوَ الَّذِي يَوْمُ
عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ . اخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شِيهَ كَذَا فِي الْحَاوِي ٢٥ / ٢

(١٥٩٩) عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَذَكَرَ الدَّجَالَ . وَقَالَ فَتَنَّتِي الْمَدِينَةُ الْغَبَّتُ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِبِيرُ خَبَثُ

تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے وہ فرمائیں گے اس نماز کی اقامت تو آپ
کے لئے ہو چکی ہے اور نماز تو آپ ہی پڑھائیں چنانچہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) یہ
نماز میری اولاد میں سے ایک شخص کے پیچے ادا فرمائیں گے۔

(١٥٩٧) جابر رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور لوگوں کے امیر مهدی
فرمائیں گے کہ آئیے اور ہم کو نماز پڑھائیے وہ جواب دیں گے کہ تم ہی میں سے ایک
دوسرے کا امیر ہے اور یہ اس امت کا اعزاز ہے۔

(١٥٩٨) ابن سیرین سے روایت ہے کہ مهدی..... اسی امت سے ہوں گے
اور عیسیٰ ابن مریم کی امامت انجام دیں گے۔

(١٥٩٩) ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور دجال
کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مدینہ گندگی کو اس طرح دور کر دے گا جس طرح کہ بھی

الْحَدِيدُ وَيُذَعُّى ذَلِكَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْخَلاصِ فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكَ فَأَيْنَ
الْعَرَبُ يَارَسُولَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ . قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَجُلُّهُمْ بَيْتُ الْمَقْدِسِ
وَإِمَامُهُمُ الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ صَالِحٌ فَيَنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ نَقَدَمْ يُصْلَى بِهِمْ
الصُّبْحَ إِذْ نَزَّلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرِيمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ إِلَّا مَامُ
يَنْكُضُ يَمْشِي الْقَهْفَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى فَيَضْعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَيْفِيَّهِ ثُمَّ
يَقُولُ لَهُ تَقْدَمْ فَإِنَّهَا لَكَ أَقِيمَتْ فَيَصْلَى بِهِمْ إِمَامُهُمْ . اخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهَ
وَالرَّوَابِينِيُّ وَابْنُ خَرِبَمَةَ وَابْنُ عَوَانَةَ وَالْحَاكِمَ وَابْنُ نَعِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ
كَذَا فِي الْحاوَى ۲۵/۲

(۱۶۰۰) عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُومًا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ
يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يَجِدُوا إِلَيْهِمْ قَفْيَزٌ وَلَا دَرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ

لو ہے کی گندگی کو دور کر دیتی ہے اور یہ دن یوم اخلاص (پاک اور ناپاک کی جدائی کا دن
کھلائے گا۔ ام شریک نے دریافت کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت
عرب کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا کہ اس وقت ان کی تعداد کم ہو گی اور ان میں بیشتر
بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کے امام ایک مرد صالح مہدی ہوں گے۔ وہ ایک
نیک انسان ہوں گے وہ ایک دن صبح کی نماز کی امامت کے لئے آگے بڑھیں گے کہ
عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو جائے گا اور یہ امام (مہدی علیہ السلام) ائمہ پاؤں لوٹیں
گے تاکہ عیسیٰ علیہ السلام (امامت کے لئے) آگے بڑھیں پھر عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ ان
کے شانوں کے درمیان رکھ دیں گے اور فرمائیں گے کہ آپ آگے بڑھئے اور یہ آپ ہی
کے لئے اقامت کہی گئی ہے اور ان کے امام مہدی (نماز پڑھائیں گے۔

(۱۶۰۰) ابو نضر ۃ بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے
تھے انہوں نے فرمایا عنقریب ایسا ہوا کہ اہل عراق کو نہ غلہ ملے گا نہ پیسہ۔ ہم نے
دریافت کیا یہ مصیبت کس کی سبب سے آئے گی انہوں نے فرمایا عجم کے سبب سے، وہ

ذَاكَ فَقَالَ مِنْ قَبْلِ الْعَجْمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُؤْشِكُ أَهْلُ الشَّامِ
أَنْ لَا يَجِدُ إِلَيْهِمْ دِينَارًا وَلَا مُدْرِي أَئِ مُدْقَلْنَا لَهُ مِنْ أَيْنَ ذَاكَ فَقَالَ مِنْ
قَبْلِ الرُّؤُمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكُونُ فِي اخْرِيْ أُمَّتِيْ خَلِيفَةٌ يَحْشِي الْمَالَ حَتَّىْ وَلَا يَعْدَبَهُ عَدُّ اقْبَلَ لَابِيْ
نَصْرَةَ وَأَبِيْ الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ اللَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزَ قَالَ لَا . (رواه مسلم)
(۱۶۰۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي
اَخْرِيْ اُمَّتِيْ خَلِيفَةٌ يَحْشِي الْمَالَ حَتَّىْ وَلَا يَعْدَبَهُ عَدُّ . (رواه مسلم)

نہ غلہ آنے دیں گے نہ پیسہ، پھر فرمایا عنقریب ایک وقت آئے گا کہ اہل شام کو نہ دینار
ملے گا نہ کسی قسم کا ذرا سا غلہ ہم نے ان سے پوچھا یہ مصیبت کدھر سے آئے گی فرمایا
روم کی جانب سے۔ یہ فرملا کرتھوڑی دریتک خاموش رہے اس کے بعد فرمایا: رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہو گا جو لپ بھر کر مال
دے گا اور شمارنہیں کرے گا۔ ابو نصرہ سے جو صحابی سے حدیث کاراوی ہے اور ابو العلاء
سے پوچھا گیا آپ کا کیا خیال ہے کیا اس خلیفہ کا مصدقاق عمر بن عبد العزیز ہیں، ان
دونوں نے بالاتفاق جواب دیا نہیں۔ (مسلم شریف)

(۱۶۰۱) جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے
آخر میں ایک خلیفہ ہو گا جو مال دونوں ہاتھ بھر کر دے گا اور اس کو شمارنہیں کرے گا۔
(مسلم شریف)

(۱۶۰۱) صحیح مسلم کی مذکورہ بالا ہر دو حدیثوں میں ایک خلیفہ کے دور میں مال کی خاص بہتان کا تذکرہ ہے اور ابو
نصرہ کی حدیث میں اس خلیفہ کے مصدقاق کے متعلق بھی کچھ بحث ہے مگر ابو نصرہ راوی حدیث اور ابو العلاء کی
رائے یہ ہے کہ اس کا مصدقاق عمر بن عبد العزیز جیسا ضرب المثل عادل خلیفہ بھی نہیں بلکہ ان کے بعد کوئی اور خلیفہ
ہے مگر جب امام ترمذی، امام احمد اور ابو یعلیٰ کی صحیح حدیثوں میں مال کی بیکی بہتان تقریباً ایک ہی الفاظ کے ساتھ
امام مہدی کے عہد میں ان کے نام کے ساتھ مذکور ہے تو پھر صحیح مسلم میں جس خلیفہ کا تذکرہ موجود ہے اس کا نام
مہدی ہونا قطعی نہیں تو کیا ظنی بھی نہیں کہا جاسکتا۔

عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَسَنُ وَالْحُسَينُ

هُمَا رَجَحَتَاهُ مِنَ الدُّنْيَا

حسن اور حسین میری ذمیا کی بہاریں رضی اللہ عنہما

الصَّيْخُ الْعَزِيزُ

حَبْلُ الْمُحْسِنِ

تقریب: سید ابوگرگز عزیزی

امیر المؤمنین سیدنا علی^{صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ} اور سیدنا حسین

کے بارے میں

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا صحیح مسک

تحریر

مولانا محمد اوسین نہ ولی نگرامی مدرسہ سابق استاذ لاقریزہ دار العلوم ندوۃ العلماء الحضنی

المرتضى

یعنی امیر المؤمنین ریدنا علی بن ابی طالب کرم الشریف و جہہ کی مفصل سوانح حیات، خاندانی خصوصیات اور بیکاری کمالات، خلفاء کی ترتیب زمانی میں حکمت الہی و مصلحتِ اسلامی اسلام کے منقاد میں خلفاء نے شاندار کرکے ساتھ حضرت علیؑ کا یہ نظر اخلاص تھا وہ خلافتِ مرتضوی کا عہد اور اس کی عظیم مشکلات بے نظیر زاہدانہ سیرت و مصلحت و میریانہ کردار، فرزندان و الامرتیت (حضرت جنون و حضرت جسین) کی عطر بیز سیرت و اخلاق اور اُن کے اپنے اپنے وقت میں صحیح قیصیلہ اور اقدامات، آئی رسول (سدادت کرام) کے اعلیٰ اخلاق و نشانہ اُمّت کی اصلاح و تربیت کی دائمی فکر، اسلام کی تبلیغ و اشاعت، جہاد فی سبیل اللہ اور مالک اسلامیہ کی حفاظت و دفاع میں ہر عہد میں اُن کا فائدہ از و اولو العزم انہ کردار

مستند کتبت نایع، ناقابل نکار و اقعاتِ تھائی، اور تجزیاتی و تقابلي مطالعہ کی روشنی میں

مولانا سید ابو الحسن علی حسني ندوی

الناشر

مکتبہ سید احمد شہید

۱۰۔ الائچہ ماکیٹ، اردو بازار،

لاہور، پاکستان